REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ — وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

جلد ۲۵ — شمارہ ۳۳

REGD. NO P/GDP-3.

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائبین: جاوید اقبال اختر۔ محمد انعام غوری۔

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN 143516.

۱۵ رشعبان ۱۳۹۶ھ — ۱۲ ر ظہور ۱۳۵۵ ہش — ۱۵ راگست ۱۹۷۶ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۹ ر ظہور (اگست) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امریکہ اور کینیڈا کا دورہ فرما رہے ہیں اس سلسلہ میں کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی البتہ الفضل میں شائع شدہ اطلاع مظہر ہے کہ مورخہ ۲۱ ر جولائی کو بخیریت لنڈن پہنچ جانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جملہ احباب جماعت کو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کا محبت بھرا پیغام دیا ہے۔ جملہ احباب جماعت اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی درازیٔ عمر اور اس سفر کے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے اور ہر میدان میں فائز المرامی کے لئے دُعا فرماتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر وحضر میں سب کا حافظ وناصر ہو آمین!

ربوہ ۲۲ ر جولائی کی اطلاع مظہر ہے کہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پرسوں اچانک شدید خراب ہو گئی۔ صبح بیہوش ہو گئیں۔ پھر شدید بے چینی شروع ہو گئی دوپہر کو پھر ایک دفعہ بیہوش ہو گئیں اور بخار تیز ہو گیا۔ شام تک شدید بےچینی رہی اور ضعف رہا کل بخار نسبتاً کم رہا اور طبیعت میں قدرے افاقہ محسوس رہا کل شام طبیعت کچھ بہتر تھی۔

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کے لئے خاص توجہ سے دُعا کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو شفاء عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین!

قادیان — حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مورخہ ۱۴ اگست کو کشمیر کانفرنس اور مجلس خدام الاحمدیہ کے اجلاسات میں شمولیت کی غرض سے ناصر آباد (کشمیر) کے لئے روانہ ہو گئے۔ واللہ خیر حافظاً۔ آپ کے اہل وعیال قادیان میں بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للّٰہ

قادیان میں دس بارہ روز سے مسلسل زور دار بارشیں ہو رہی ہیں سب اطراف پانی ہی پانی ہے۔ تاہم احمدیہ محلہ بفضلہ تعالیٰ ہر طرح خیریت ہے۔

خُدا تعالیٰ سے اپنے تعلقات بڑھاؤ اور اُس کو راضی کرو

اس امر کا مطالعہ کرتے رہو کہ کیا قرآن شریف کے موافق تم نے اپنے اعمال کو بنا لیا ہے

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"میں بار بار یہی کہتا ہوں کہ تمہارا اسوۂ حسنہ وہی ہو جو صحابہؓ کا تھا۔ میرا کہنا تو صرف کہہ دینا ہے۔ توفیق کا عطا کرنا اللہ تعالیٰ کے فضل کی بات ہے۔ اس بات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھو کہ تمہارے اعمال اور افعال میں اخلاص ہو ریاکاری اور بناوٹ نہ ہو کیونکہ تم جانتے ہو اگر کوئی شخص سونے کی بجائے پیتل لے کر بازار میں جاوے تو وہ فوراً پکڑا جائے گا۔ اور آخر اسے جیل میں جا کر اپنی جعلسازی کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ پس اسی طرح پر خدا تعالیٰ کے حضور دھوکہ نہیں چل سکتا۔ انسان کو دھوکہ لگ سکتا ہے مگر وہاں نہیں ہو سکتا جو چاہتا ہے کہ وہ خدا کا اور خدا اس کا ہو جاوے اسے چاہیئے کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ننگا ہو جاوے۔

یہ مت سمجھو کہ میں تمہیں اس امر سے منع کرتا ہوں کہ تم تجارت نہ کرو یا زراعت اور نوکری یا دوسرے ذرائع معاش سے تمہیں روکتا ہوں۔ ہرگز نہیں۔ میرا یہ مطلب نہیں ہے بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ دل بایار دست باکار

تمہارا اسوہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کوئی تجارت اور بیع وشریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔ ہزاروں لاکھوں کی تجارت میں بھی وہ خدا تعالیٰ سے ایک لحظہ کے لئے جدا نہیں ہوتے اس لئے تمہارا فخر اور دستاویز ایسے اعمال ہونے چاہئیں جو حقیقی ایمان کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔ چاہتے ہیں اس امر کا افسوس سے ذکر کرتا ہوں کہ بعض لوگ میں نے دیکھے ہیں جن کی زندگی کا بڑا مقصد یہی ہوتا ہے کہ انہیں خواب آجاتے ہیں یا آنے چاہئیں وہ سارا زور اسی امر پر دیتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ ابتلاء جو لوگ اس وہم میں مبتلا ہیں وہ یاد رکھیں اس امر سے نجات وابستہ نہیں ہے۔ کبھی یہ خیال نہیں ہوگا کہ کتنے خواب آئے تھے۔ میں نے ایسے لوگ دیکھے ہیں جنہوں نے چوری میں سزا پائی اور جب سزا پا کر آئے اور ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ چوری کرنے گئے تھے خواب میں معلوم ہو گیا تھا کہ ایسا ہو گا۔ بڑے بڑے بدکار جو کنجر کہلاتے ہیں انہیں بھی سچی خواب آسکتی ہے یہاں ہمارے ایک چوہڑی تھی اسکو بھی خواب آجاتے تھے پس تم ابتلاء میں مت پھنسو خدا تعالیٰ سے اپنے تعلقات بڑھاؤ اور اس کو راضی کرو اپنے اعمال میں ایک خوبصورتی پیدا کرو۔ انسان کو چاہیئے کہ اس امر کا مطالعہ کرے کہ کیا قرآن شریف کے موافق میں نے اپنے اعمال کو بنا لیا ہے یا نہیں؟" (ملفوظات جلد نہم ۱۲۵، ۱۲۶)

درخواستِ دُعا

خاکسار کے والد محترم چوہدری بشیر احمد صاحب کا گردے کا اپریشن ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ مگر کمزوری بہت زیادہ ہے۔ نیز کبھی کبھی بخار بھی ہو جاتا ہے۔

میں اپنے درویش بھائیوں اور تمام احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتا ہوں کہ میرے والد محترم کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

خاکسار
رشید احمد
مینجر "ہفت روزہ احمدیہ"
لنڈن

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر وپبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۲ ظہور ۱۳۵۵ ہش

ایک دل آزار فلم کی لندن میں نمائش

فلم ایک مفید ایجاد تو ہے۔ لیکن اگر اس سے سماجی، اخلاقی اور روحانی خرابیاں جنم لیں تو یہی مفید چیز قابلِ نفرت بن جائے گی۔ کسی بھی فلم کے ذریعہ اگر برگزیدہ روحانی ہستیوں کی سیرت و سوانح کو کسی عامی کی زبان اور کردار سے فلمایا جائے تو ایسی فلم نہایت درجہ دل آزار ہونے کے سبب ناقابلِ برداشت ہو گی۔

دُکھ بھرے دل کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ بالآخر وہ بات ہو کر رہی جس کا اندیشہ تھا یعنی سیرتِ نبوی پر ایک فلم بنا اور اس کی نمائش لندن میں شروع ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اخبار بدر کے ان کالموں میں سیرتِ نبوی پر تیار کی جانے والی ایک فلم کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اور ہم اپنی ناپسندیدگی پر مشتمل اپنی رائے کا کھل کر اظہار بھی کر چکے ہیں، کہ ایسی کسی بھی فلم کا بننا اور اس کا نمائش کے لئے پیش کیا جانا کوئی بھی مخلص مسلمان پسند نہیں کر سکتا۔ اب اخبار الجمعیۃ دہلی مجریہ ۷ اگست میں شائع شدہ ایک تفصیلی خبر پڑھ کر نہایت درجہ دلی رنج اور افسوس ہوا کہ عرصہ سے زیرِ تیاری فلم نہ صرف یہ کہ مکمل ہو گئی بلکہ لندن میں پچھلے ہفتے اس کی نمائش بھی شروع ہو گئی۔

زیادہ رنجیدہ امر یہ بھی ہے کہ سعودی عرب مصر کویت وغیرہ متعدد اسلامی ممالک اور دنیا کی اسلامی تنظیموں اور علماء اسلام کی طرف سے اس فلم کے خلاف آواز بلند کرنے کے باوجود نہ صرف یہ کہ فلم مکمل ہو ئی بلکہ اس کی نمائش شروع ہو گئی۔ شائع شدہ خبر کے مطابق اگرچہ اب فلم کا نام تبدیل کر کے نیا نام "میسیج" رکھا گیا ہے۔ لیکن محض نام کی تبدیلی سے فلم کی ناپسندیدگی پسندیدگی میں بدل نہیں جاتی اسی خبر میں یہ بھی انکشاف کیا گیا ہے کہ:۔۔۔

"حکومتِ کویت ایک کویتی شہری شیخ سعودی کے خلاف بھی سخت ایکشن لے رہی ہے جو اس فلم کی تیاری اور اس کے افتتاح میں شریک ہوئے تھے۔ وہ کویت کی وزارتِ اطلاعات کے سیکریٹری ہونے کے علاوہ اس فلم کمپنی سے بھی تعلق رکھتے ہیں جس نے یہ فلم تیار کی ہے۔"

(الجمعیۃ دہلی ۷ اگست ۱۹۷۶ء ص۱)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس مکروہ فعل کی تکمیل میں اسلامی ملک کے باشندے تک بڑی دیدہ دلیری سے نہ صرف شریک رہے بلکہ لالچی فلم سازوں نے عالمِ اسلام اور مذہبی رائے عامہ کے احتجاج کی بھی کچھ پرواہ نہ کی بہرحال جو کچھ ہوا وہ تو سب کے سامنے ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا برادرانِ اسلام اپنی ذاتی اسلامی غیرت کا کہاں تک ثبوت پیش کرتے ہیں۔ جہاں تک احمدیہ جماعت کے ممبران کا تعلق ہے خدا کے فضل و کرم سے یہ برگزیدہ جماعت تو پہلے ہی عمومی فلموں کے دیکھنے سے احتراز کرتی ہے۔ کیونکہ حضرت ہمارا جماعت کے محبوب امام رضی اللہ عنہ نے اخلاقی اور سماجی خرابیوں کے پیشِ نظر احبابِ جماعت کو فلم بینی سے منع فرما دیا ہوا ہے۔ اور یہ فلم جو روحانی بنیاد سے بھی غیر پسندیدہ ہے۔ اس کو دیکھنے کے لئے کسی احمدی کے دل میں خواہش بھی پیدا نہیں ہو سکتی۔ اب تو غیر از جماعت دنیا کے تمام مسلمانوں کی دینی غیرت کے لئے گویا ایک کھلا چیلنج ہے۔ اس لئے کہ اگر فلم کی تیاری اور اس کی نمائش اسلام پسند طبقہ کے لئے ایک ناپسندیدہ امر ہے تو ہر مسلمان کی ذاتی غیرت کا تقاضا ہے کہ وہ اس فلم کو دیکھنے ہی نہ جائے ہمارے نزدیک دنیا کے تمام مسلمانوں کی طرف سے اس فلم کا عملی بائیکاٹ بھی اس سے اظہارِ نفرت اور بیزاری کا ایک ذریعہ ہے۔ لیکن مسلمانوں کے بگڑے مزاج اور علمی بصیرت کے فقدان اور دینی غیرت کی کمی کے پیشِ نظر اس کی توقع بہت ہی کم رہ جاتی ہے۔ بہرحال ہم اس فلم اور اس کی نمائش سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام برادرانِ اسلام کو دینی تعلیمات کی سچی غیرت کا حامل بنائے۔ اور انہیں ایسے کاموں کی توفیق دے جو اسلام کی عزت و شوکت کا باعث ہوں نہ کہ اسے بدنام کرنے والے۔ آمین۔

یہ عبرت انگیز ارضی و سماوی آفات

شمال مشرقی چین میں ۲۸ جولائی بروز بدھ وار جو قیامت خیز زلزلہ آیا اس کے متعلق اخبارات میں بہت سی تفصیلات شائع ہو چکی ہیں بدر کے اس پرچہ میں بھی دوسری جگہ کسی قدر تفصیل درج کی گئی ہے۔ کہا گیا ہے کہ گذشتہ بارہ سال کے عرصہ میں دنیا میں ایسا شدید زلزلہ نہیں آیا اس زلزلہ کے نتیجہ میں مالی نقصانات جو ہوئے ہیں وہ تو اپنی جگہ پر ہیں۔ لیکن جہاں تک انسانی جانوں کے لقمۂ اجل بن جانے کا تعلق ہے اس کا اندازہ ایک لاکھ سے دس لاکھ تک کا بتایا جاتا ہے۔ یہ کوئی مبالغہ آمیز خبر نہیں زلزلہ کی شدت کے لحاظ سے کافی حد تک قرینِ قیاس معلوم ہوتی ہے اس لئے کہ زلزلہ کے شدید جھٹکوں نے شمالی چین میں واقع دس لاکھ کی آبادی والے شہر ٹنگ شان کو کھنڈر کر دیا ہے۔ اسی طرح چین کے دارالسلطنت پیکنگ کی ۶۰ لاکھ کی آبادی نے ناگہانی موت کے چنگل سے بچنے کے لئے کئی راتیں سڑکوں اور پارکوں میں گزاریں جبکہ زلزلہ کے ساتھ موسلادھار بارش بھی ہو رہی تھی زلزلہ کی شدت اور کئی دنوں تک جھٹکوں کے محسوس ہوتے رہنے کے باعث غیر ممالک کے سفارتی عملہ کو بھی حفاظتی پیش بندی کے طور پر سفارت خانوں کی عمارتوں سے خیموں میں منتقل کر دیا گیا۔ باوجودیکہ زلزلہ کے بارہ میں پیشگی خبر دینے والے آلات بن چکے ہیں اور چین ان ممالک میں سے ہے جو سائنس اور ٹیکنالوجی میں کافی ترقی یافتہ ہے پھر بھی ایسی ناگہانی آفت کے نتائج سے بچ نہ سکا۔ اس قسم کے واقعات و حادثات انسان کو چوکنا کرنے کے لئے آتے ہیں ایک تو یہ کہ وہ ایک حد تک مادی اسباب کو کام میں لاتے ہوئے بچاؤ کے سامان کرے اور دوسرے یہ کہ ان مادی اسباب کے ساتھ ان روحانی اسباب پر بھی توجہ دے جو ان کے رونما ہونے کی وجہ بن سکتے ہیں ایسی ناگہانی آفت کے نتیجہ میں جو لوگ تو جاں بحق ہو گئے ان کا معاملہ تو اس دنیا سے ختم ہوا۔ لیکن جو لوگ ان واقعات و حادثات کی خبریں سننے والے اور ان مقامات کا مشاہدہ کرنے والے ہیں وہ ان سے عبرت حاصل کریں۔ انسان کی بے بسی اور بے چارگی اس سے زیادہ اور کیا ہو گی کہ زلزلہ کی قسم کی ناگہانی طور پر رونما ہونے والی آفات کے نتیجہ میں پُر رونق آبادیاں ملبے کا ڈھیر بن جاتی ہیں۔ اور انسان ان سب کے بچاؤ کے لئے کچھ بھی نہیں کر پاتا۔ مگر کتنے صاحبِ دل لوگ ہیں جو ان واقعات و حادثات سے عبرت پکڑتے ہیں اور دنیا کی ناپائیداری اور بے ثباتی پر نگاہ کرتے ہوئے اپنی زندگی کے دھارے کو بدلنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ وقتی طور پر طبائع میں کچھ اثر پیدا ہوتا ہے۔ لیکن جوں جوں وقت آگے بڑھتا جاتا ہے اس کی ہیبت بھی دلوں سے کم ہوتی جاتی ہے۔

مادیت پر نظر کرنے والا انسان ہر واقعہ اور حادثہ کے مادی اسباب ڈھونڈتا ہے لیکن اُن روحانی اسباب سے غفلت برتتا ہے جو مادی اسباب کے پہلو بہ پہلو چلتے ہیں۔ لیکن انسان کی کوتاہ بینی ان کو دیکھ نہیں پاتی۔ مادی اسباب کے ساتھ روحانی اسباب کا ہونا روحانیت میں بہتر طور پر راہنمائی کرنے والی جامع اور اکمل کتاب قرآن کریم کے مطالعہ سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے۔ قرآن کریم میں بہت سی اُمم سابقہ کے حالات کے تذکرہ کے ساتھ ان پر آنے والی تباہیوں اور بربادیوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ ایسے ہی مقامات پر بڑی ہی جامعیت کے ساتھ اُن روحانی اسباب کا بھی بیان ہوا ہے جن کی وجہ سے وہ لوگ تباہی و بربادی کا نشانہ بنے۔

اس سلسلہ کی بات تو کافی طول طویل ہے اور قرآن کریم میں بہت سے مقامات پر اس بارہ میں تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے تاہم سب مقامات کا خلاصہ یہی ہے کہ حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ انسان کو حقوق العباد کی نگہداشت بھی ضروری ہے۔ جن لوگوں نے دنیاوی زندگی کو ہی اپنا منتہائے مقصود بنا لیا اور اُخروی زندگی سے غافل ہو گئے انہوں نے اپنے زمانہ کے مامور اور مرسل کی تکذیب کی ان کی بتائی ہوئی خیر خواہی کی باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی روحانی اصلاح کی طرف توجہ نہ کی۔ نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ حقوق العباد کے غصب کرنے کے ساتھ ساتھ جب روحانی اعتبار سے بھی انہوں نے خالقِ ارض و سماء کو ناراض کر لیا تو ان پر اس کا غضب بھڑکا چنانچہ قرآن کریم ہی کی اصولی تعلیمات کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس زمانہ کے مامور و مرسل حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایسی ہی آفاتِ ارضی و سماوی کے رونما ہونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ؎

کیوں نہ آویں زلزلے تقویٰ کی رہ گم ہو گئی
اک مسلماں بھی مسلماں صرف کہلانے کو ہے

(باقی صفحہ ۱۱ پر دیکھئے)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے قرب کی راہیں معین کر دی ہیں انہیں اختیار کر کے ہی قرب الٰہی کا مقام حاصل کیا جا سکتا ہے

قرب الٰہی کی یہ راہیں تین ہیں (۱) علم و عرفان (۲) حقوق اللہ کی ادائیگی (۳) مکارم شریعت کے مطابق بنی نوع سے حسن سلوک

ان راہوں کو اختیار کرنے میں ظاہری دشمنوں، شیطانی وساوس اور نفسانی کمزوریوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے!

ان تین محاذوں پر کامیاب مقابلہ کے بعد قرب الٰہی کے نتیجہ میں وہ کامیابی نصیب ہوتی ہے جس سے بڑھ کر کامیابی کا تصور ممکن نہیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۱ ہجرت ۱۳۵۵ ہش ۲۱ مئی ۱۹۷۶ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے درج ذیل آیت کی تلاوت فرمائی:-

"يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ"۔

(المائدہ: ۳۶)

اس کے بعد فرمایا:-

اس دنیا میں ہر انسان فلاح اور کامیابی کی خواہش اور تمنا رکھتا ہے لیکن ہر انسان فلاح اور کامیابی کو حاصل نہیں کر سکتا اور نہ ہر انسان کو ان راہوں کا علم ہوتا ہے یا اپنے طور پر ہو سکتا ہے جو راہیں کہ کامیابی کی طرف لے جانے والی اور ناکامیوں کے دروازے بند کرنے والی ہیں مثلاً بہت سے لوگ بددیانتی اور کرپشن CORRUPTION کے ذریعہ سے کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں، بہت سے لوگ جھوٹ بول کر اپنے مقاصد کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ بہت سے لوگ مال حرام کے ذریعہ کامیابیاں پانا چاہتے ہیں۔ اسی طرح سینکڑوں ایسی مثالیں دی جا سکتی ہیں کہ انسان راہ مستقیم سے بھٹک جاتا اور ان راہوں کو اختیار کرنے لگتا ہے جو کامیابی کی طرف نہیں لے جاتی بلکہ ناکامی کی طرف لے جانے والی ہیں۔ دنیا میں بے شمار ایسی مثالوں کا پایا جانا (یعنی جن کا انسان شمار نہیں کر سکتا) اور دنیا کے ان حلقوں میں بھی پایا جانا جن کے رہنے والے دنیا میں بہت عقلمند سمجھے جاتے ہیں ہمیں یہ بتاتا ہے کہ انسان اپنی کوشش اور اپنی عقل سے

فلاح اور کامیابی کے حصول کے ذرائع

کو معلوم نہیں کر سکتا بلکہ اس کے لئے آسمانی ہدایت کی ضرورت ہے۔

قرآن کریم نے کامیابیوں کے حصول کے لئے متعدد جگہ مختلف پہلوؤں سے صداقت و ہدایت کی راہوں کی نشاندہی کی ہے اور ان راہوں کو روشن کیا ہے اور ان کی طرف انسان کی راہنمائی کی ہے اور ان کی برکتوں کی طرف انسان کو متوجہ کیا ہے اس وقت جو مختصر سی آیت میں نے پڑھی ہے اس میں اسی سلسلہ میں ایک حسین مضمون بھی بیان ہوا ہے "کبھی" میں اسے لئے کہتا ہوں کہ قرآن کریم کے بہت سے بطون ہیں اور ہر بطن اس کے حسن کو دوبالا کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری حقیقی کامیابی اسی بات میں ہے کہ تم ان راہوں سے پرہیز کرتے ہوئے جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ان بد عقائد اور بد اعمال سے بچتے ہوئے جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب اور قہر نازل ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے حضور وہ چیز پیش کرو جو اسے پسند ہو اور اس کی پناہ میں آجاؤ اپنی حفاظت کے لئے اسے اپنی ڈھال بناؤ اور اسے

اپنی کامیابی کا ذریعہ بنالو

تو تب تم کامیاب ہوگے اور ایک ایسی کامیابی تمہیں حاصل ہوگی جس سے بڑھ کر کسی کامیابی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ فلاح کے معنیٰ عربی میں عظیم کامیابی کے ہوتے ہیں۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ اے ایمان کا دعویٰ کرنے والو ناکامیوں سے بچنے میں اپنی حفاظت کے لئے خدا تعالیٰ کو اپنی پناہ بناؤ اور اس کو اپنی ڈھال بناؤ۔ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ اور ڈھال اس طرح بناؤ کہ اس کے قرب کی راہوں کو تلاش کرو زبانی دعووں سے تو اللہ تعالیٰ کسی کی ڈھال نہیں بن سکتا بلکہ اس کے قرب کی راہیں متعین ہیں اور ان معین راستوں کو اختیار کر کے ان راہوں پر چل کر اللہ تعالیٰ انسان کو اس مقام تک پہنچا دیتا ہے جو مقام کہ اس کے قرب کا مقام اس کی رضا کا مقام ہے۔

وَسِيْلَةَ کے لئے تین طریق بیان کئے گئے ہیں اور وہ اس مضمون کو ظاہر کرتے اور اس کو نمایاں کرتے ہیں "وسیلہ" کے معنی ہیں خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنا اور اس کے لئے جو راہ اور ذریعہ ہے وہ ایک تو علم و معرفت ہے۔ اور دوسرے عبادت ہے اور تیسرے شریعت حقہ اسلامیہ کے مکارم کو اختیار کرنا۔ جیسا کہ دوسری جگہ بتایا ہے علم و معرفت خدا تعالیٰ کی ذات کو پہچاننا اور اس کی صفات کا عرفان رکھنا بہت ضروری ہے اور پھر اس کے نتیجہ میں جو تقاضے پیدا ہوتے ہیں ان کو پورا کرنے کے لئے عبادت اور مکارم کے لباس میں خود کو ملبوس کرنے کی کوشش کرنا ضروری ہے۔ اِبْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ "قرب" اور وسیلہ کے حصول کے لئے جو راستہ اور سبیل ہے وہ تین قسم کی ہیں ایک تو صحیح روحانی علم حاصل کرنا معرفت کا حاصل ہونا، دوسرے خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق پر اس کی عبادت کرنا اور تیسرے شریعت حقہ اسلامیہ کے مکارم کو اختیار کرتے ہوئے اپنی روح اور اپنے ذہن اور اپنے عمل اور اپنے عقیدہ میں حسن پیدا کرنے کی کوشش کرنا۔ ان تین چیزوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ انسان کی ڈھال بن جاتا ہے۔ اور اسے اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے۔

اگر انسان کو

خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات کی معرفت

نہ ہو تو اس نے خدا کو پہچانا ہی نہیں اس لئے اس کے قرب کی راہوں کی تلاش وہ صحیح معنوں میں کر ہی نہیں سکتا۔ اسی لئے آپ کو دنیا میں ایسے لوگ بھی نظر آئیں گے۔ جو زبان سے تو یہ دعویٰ کر رہے ہوں گے کہ وہ خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرتے ہیں اور اس کی وحدانیت کی معرفت رکھنے والے ہیں لیکن وہی لوگ جب مقبروں میں جاتے ہیں تو قبروں کو سجدہ

کرنے لگ جاتے ہیں اور جب اپنے بزرگوں کے پاس جاتے ہیں تو انہیں ارباب سمجھنے لگ جاتے ہیں اور ان کی پرستش شروع کر دیتے ہیں ہزار بت اپنے سینے میں انہوں نے سجائے ہوئے ہیں اور ہزار بت کے گرد اُن کا طواف ہے' اور زبان سے یہ دعویٰ بھی ہے کہ ہم خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے والے ہیں۔ یہ تضاد ہمیں اس لئے نظر آتا ہے کہ بنیادی طور پر انہیں خدا تعالیٰ کی وحدانیت کی معرفت حاصل نہیں اور چونکہ انہیں خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا' اس کے احد ہونے کا عرفان ہی حاصل نہیں اس لئے خدا تعالیٰ کی وحدانیت کی معرفت اور اس کا علم جن باتوں کا تقاضا کرتا ہے وہ اس کو پورا نہیں کرتے اور پورا کر ہی نہیں سکتے کیونکہ انہیں علم ہی نہیں کہ

خدائے واحد و یگانہ کی معرفت

کے بعد انسان پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ ربّ ہے نیز قرآن کریم نے دوسری بہت ساری صفات بیان کی ہیں جن کا تعلق انسان کی زندگی کے ساتھ ہے۔ ان میں سے بعض بنیادی ہیں اور بعض ان سے تعلق رکھنے والی ہیں اس کے ساتھ ہی یہ کہا کہ میری صفات کا مظہر بننے کی کوشش کرو اور میری صفات کا رنگ اپنے اوپر چڑھاؤ اب اگر انسان رب کی ربوبیت کا علم ہی نہیں رکھتا اسے اس کی معرفت ہی حاصل نہیں اس رنگ کو وہ پہچانتا ہی نہیں تو اپنی ذات پر اور اپنی صفات پر وہ اس رنگ کو کیسے چڑھائے گا۔ یہ بات واضح ہے کوئی گہری اور دقیق بات نہیں ہے کہ جب تک رنگ کی پہچان نہیں اس رنگ کو اپنے نفس کے اوپر چڑھایا ہی نہیں جا سکتا۔ اب ربوبیت رب العلمین کا تقاضا یہ ہے کہ جہاں تک انسان کی طاقت ہو وہ ہر مخلوق کی نشوونما کے سامان پیدا کرنے کی کوشش کرے جہاں تک کہ انسان کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے تو رب ہونے کی حیثیت سے اگر کسی چیز کو پیدا کیا تو اس کو قوتیں اور طاقتیں بھی دیں اور ان کی

نشوونما کے سامان

بھی پیدا کئے پس جو شخص صفت رب العلمین کی معرفت اور علم رکھتا ہے وہ تو یہی رنگ اپنے اوپر چڑھائے گا اور وہ کسی شخص کو اس کے حق سے محروم نہیں کرے گا لیکن جو شخص اس صفت کا علم ہی نہیں رکھتا اسے اس کی معرفت ہی حاصل نہیں وہ اس کے مطابق عمل نہیں کر سکتا اور یہ بنیادی حکم کہ میری صفات کا رنگ اپنے اوپر چڑھاؤ اور اس کے مطابق زندگی سے یعنی اپنے بھائی بندوں سے اور دوسری مخلوق سے سلوک کرو وہ اس کے مطابق عمل نہیں کر سکتا۔

پس خدا تعالیٰ کو اپنی حفاظت کے لئے ڈھال بنانے' خدا تعالیٰ کے قرب کی راہوں کو حاصل کرنے کے لئے اس کی پناہ میں آجانے اور خدا تعالیٰ کے پیار کو خدا کے فضل سے حاصل کرنے کے لئے جو ذریعہ ہے اس کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ کہ اس وسیلہ کو تلاش کرو جو خدا تعالیٰ نے تمہارے سامنے رکھا ہے اور میں نے بتایا ہے کہ وہ تین باتیں ہیں ان میں سے پہلی بات علم اور معرفت اور عرفان کا حصول ہے علم نقلی اور سماعی بھی ہے یعنی روایت اور پہلوں کے مشاہدے سے انسان علم حاصل کرتا ہے اور پہلوں کے مشاہدات اور ان کے تجربوں کے نتائج سے غفلت برتتا کر خود کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کرتا اور ایک اس کا اپنا مشاہدہ ہے وہ بھی علم کا ذریعہ بنتا ہے اسی واسطے قرآن کریم نے کہا ہے کہ تقویٰ کوئی مختصر اور چھوٹا سا مقام نہیں ہے کہ جہاں پہنچ گئے اور بس بلکہ

تقویٰ کے بے شمار مدارج ہیں

اور انسان درجہ بدرجہ تقویٰ میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے اسی لئے قرآن کریم کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ کوئی شخص اتقا کے کسی مقام پر بھی پہنچ جائے اگر اس نے اپنے تقویٰ کو قائم رکھنا اور تقویٰ کی منازل میں ترقیات کا حصول کرنا ہے تو وہ قرآن کریم سے بے تعلق نہیں ہو سکتا۔ پس خدا تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی غرض کو مدّنظر رکھتے ہوئے' اس کی رضا کے حصول کے لئے خدا تعالیٰ کی صفات کا علم حاصل کرنے کے متعلق ہمارے گھروں میں باتیں ہونی چاہئیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی تفصیل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی صفات کے اصولی پہلوؤں کے متعلق بھی اور ان کے تفصیلی پہلوؤں کے متعلق بھی اپنی کتب میں اور تقاریر اور ملفوظات میں بیان کیا ہے لیکن ہم اس سے غفلت برتنے لگ جاتے ہیں ہمارے ماحول میں' ہماری مجالس میں اور ہمارے گھروں میں خدا تعالیٰ کی صفات کا ذکر ہونا چاہئیے خدا تعالیٰ ہی اپنی صفات اور اپنی ذات کے متعلق ہمیں بتا سکتا ہے کوئی دوسرا نہیں بتا سکتا پس جس رنگ میں خدا تعالیٰ نے اپنی ذات اور صفات کا ذکر قرآن کریم میں بیان کیا اور جس رنگ میں اس کی تفسیر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی اور جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ تفسیر کے مطابق ان باتوں کو ہمارے سامنے رکھا اس کا ذکر بڑوں میں چھوٹوں میں' مردوں میں اور عورتوں میں ہوتے رہنا چاہئیے کیونکہ اگر یہ پہلو یعنی خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات کے متعلق علم اور معرفت رکھنا جو کہ پہلا پہلو اور بنیادی چیز ہے اگر یہ نہ ہو گا تو اتقوا کا جو حکم ہے کہ

خدا کی پناہ میں آجاؤ

اور اپنی ترقیات کے لئے اور اپنی جنتوں کے حصول کے لئے اس کے قرب کو حاصل کرو یہ حکم پورا نہیں ہو سکتا اس علم کے نتیجہ میں پھر آگے دو چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ ایک عبادت ہے۔ خدا تعالیٰ کے حضور انسان کا سر جھک جاتا ہے اس کو ہم حقوق اللہ کی ادائیگی کہتے ہیں۔ اور دوسرے مکارم شریعت پر عمل کرنا ہے۔

الغرض "وسیلۃ" کے معنے یعنی قرب الٰہی کے حصول کے لئے تین باتیں بتائی گئی ہیں ان میں سے پہلی بات علم ہے یعنی خدا تعالیٰ اور اس کی صفات کی معرفت اور عرفان اور ان صفات کے جلووں پر غور کرنا جو اس نے انسان کے سامنے اپنے کلام میں ظاہر کئے اور جو خدا تعالیٰ اپنے اس تعلق میں ظاہر کرتا ہے جو اس کے نیک بندے اس سے حاصل کرتے ہیں مثلاً نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہے اس پر غور کرنے سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ خدا تعالیٰ کتنا پیار کرنے والا' خدا تعالیٰ کس رنگ میں ربوبیت کا مظاہرہ کرنے والا اور خدا تعالیٰ کس طرح اپنی رحمانیت کے جلوے انسان پر ظاہر کرنے والا ہے' علیٰ ہذا القیاس۔ اور اس معرفت اور عرفان کا نتیجہ یہ ہے کہ ایک تو حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف ہمیں توجہ ہوتی ہے اور ہم عبادت کو اس کے پورے حقوق کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور دوسرے بنی نوع انسان کے آپس کے تعلقات میں شریعت محمدیہ اور شریعت حقہ اسلامیہ کے مکارم کو اپنانے اور خدا کے پیدا کردہ انسان کے ساتھ اس سلوک کے کرنے کی طرف ہمیں توجہ ہوتی ہے جس سلوک کا حکم

قرآن کریم کی شریعت

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ اور ارشادات میں ہمیں نظر آتا ہے۔ پس "وسیلہ" یعنی خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنے کی جو راہ ہے اس کے تین طریقے بتائے گئے ہیں' تین راہوں کی تعیین کی گئی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے قرب تک لے جانے والی ہیں ایک علم ہے یعنی معرفت اور عرفان' دوسرے اس کا تقاضا عبادت اور حقوق اللہ کی ادائیگی ہے اور تیسرے مکارم شریعت کے مطابق انسان کے ساتھ حسن سلوک اور خدا تعالیٰ کی دوسری مخلوق کے ساتھ وہ برتاؤ ہے جیسا برتاؤ کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں کہا ہے کہ ہونا چاہئیے اور جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ اور ارشادات میں ہمیں نظر آتا ہے۔

یہ تینوں باتیں جو اس "وسیلہ" کے اندر نظر آتی ہیں اس کے تین دشمن ہیں۔ اور جس وقت انسان خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو یہ اس کی راہ میں روک بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا عظیم رسول ایک کامل اور مکمل شریعت لے کر دنیا کی طرف آیا، ایک ایسی شریعت لے کر جس نے خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا اتمام کر دیا اور ان کی تکمیل کر دی تو اس کے بعد یہ نہیں ہوا کہ کوئی مقابلے میں کھڑا نہیں ہوا بلکہ اس کے بعد یہ ہوا کہ بدمعاش مکہ نے اپنی میانوں سے تلواریں نکال لیں وہ یہ سمجھے کہ شاید تلوار کے ساتھ ہم خدا تعالیٰ کے اس سلسلہ کو خدا تعالیٰ کے "اسلام" کو، خدا تعالیٰ کی کامل اور مکمل شریعت کو اور اسی

کامل اور مکمل شریعت کے لانیوالے

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناکام اور نامراد کر دیں گے انہوں نے یہ سمجھا اور انہوں نے تلواریں نکال لیں۔ لیکن اسلام کو ناکام کرنے کے لئے صرف ظاہری دشمن کی مادی طاقت کا مظاہرہ ہی تو نہیں ہوا۔ صرف تلواریں ہی میانوں سے نہیں نکلیں، صرف کمانوں پہ چلے نہیں چڑھائے گئے اور ان میں تیر نہیں رکھے گئے، صرف نیزوں کی انیوں کو تیز نہیں کیا گیا، صرف گھوڑوں کی پرورش نہیں کی گئی جن پر سوار ہو کر مسلمانوں کے قتل کرنے کا انہوں نے منصوبہ بنایا تھا بلکہ اس کے ظاہری دشمن کے ساتھ ساتھ ایک مخفی دشمن بھی مقابلہ پر آ گیا

مذہب کی اصطلاح

میں اس کو شیطان کہتے ہیں۔ شیطان اپنا کام کافر کے ذریعے بھی کرتا ہے اور شیطان اپنا کام منافق کے ذریعے بھی کرتا ہے وہ دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے، وہ جھوٹی افواہیں پھیلاتا ہے، وہ غلط باتیں منسوب کرتا ہے خدا تعالیٰ کی وحی میں جو کلمے ہیں قرآن کریم میں جو الفاظ آئے ہیں۔ وہ ان کو اپنی جگہ سے ہٹا کر اور معانی کو بدل کر دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اور انسان کے دل میں غلط خیال پیدا کرتا ہے۔ اور پھر انسان کے اندر بشری کمزوریاں ہیں یہ صداقت کا اور خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں پروئے جانے والوں کا تیسرا دشمن ہے جو کھڑا ہوتا ہے۔ یہ ہر شخص کا اپنا نفس ہے۔ اسی واسطے قرآن کریم نے کہا ہے کہ

وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ

امام راغبؒ کہتے ہیں کہ اس جہاد اور مجاہدہ میں تینوں دشمنوں کا مقابلہ آ جاتا ہے۔ ظاہر دشمن کا بھی، شیطانی وساوس کا بھی اور اپنے نفس کی کمزوریوں کا بھی جو کہ شہوتِ دنیا کی طرف مائل ہو جاتا اور دنیا کے لالچ کی طرف پھسلتا اور تباہی کے سامان پیدا کرتا ہے پس جہاں خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات کا عرفان حاصل کرنا ضروری ہے اور قرآن کریم نے اسے بیان کیا وہاں اس کے مقابلہ میں تین دشمن ہیں۔ ایک نے کہا کہ سر پھوڑ دیں گے تمہارا اگر تم نے نمازیں پڑھیں چنانچہ مکی زندگی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک لمبا عرصہ چھپ چھپ کر خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے اور وہ معرفت اور علم — اتنا عظیم علم! اتنا حسین علم! ایسا علم جس کے اندر انسان کی بڑی زبردست طاقتیں ہیں اس کے متعلق ظاہری دشمن نے کبھی یہ اعلان کیا کہ یہ تو کوئی چیز نہیں ہے اور اس کی طاقت کوئی طاقت نہیں ہے۔ ان کے خیال میں یہ روحانی علم ایسا تھا کہ جسے تلوار کی دھار کاٹ سکتی تھی۔ تلوار کی دھار مادی چیزوں کو کاٹا کرتی ہے اور جو روحانی قوتیں اور طاقتیں ہیں انہیں تلوار کی دھار اور انہیں تیر خواہ وہ کس قدر طاقتور کمان سے ہی کیوں نہ چھوڑے جائیں اور انہیں نیزہ کی انی نہیں کاٹا کرتی وہ علم تو

اپنی جگہ

قائم رہنے والی روحانی طاقت

ہے لیکن انہوں نے اپنے زعم میں یہی خیال کیا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے چند ایک ہیں شاید وہ ان کی گردنیں اڑا کر خدا تعالیٰ کے سلسلہ کو ختم کر دیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس ظاہری دشمن کا بھی مقابلہ کرنا ہے جب وہ ظاہری اور مادی سامان لے کر آئے تو تمہیں ظاہری اور مادی سامان لے کر اس کے مقابلہ میں جانا چاہیئے خواہ اس کے مقابلہ کے لئے تمہارے پاس ظاہری اور مادی سامان ان کی طاقت کے مقابلہ میں سو میں سے ایک بھی نہ ہوں یا ہزار میں سے ایک بھی نہ ہوں یا لاکھ میں سے ایک بھی نہ ہو لیکن اگر تمہیں کہا جائے کہ خدا تمہیں کہتا ہے کہ ان مادی سامانوں کا مقابلہ مادی سامانوں سے کرو تو تم ان کا مقابلہ کر دیں ظاہری مادی طاقت جو بعض بہت سے انسانوں کے ہاتھ میں ہمیں نظر آتی ہے اس کو ناکام کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے غیر مادی روحانی طاقتیں بھی پیدا کی ہیں۔ اور یہی چیز ہے جو مومن مسلم انسان کی طاقت کو ثابت کرتی ہے لیکن اس وقت میں اس کی تفصیل میں نہیں جاؤں گا۔ غرض پہلے مفسرین نے بھی کہا ہے کہ جَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ میں تینوں دشمنوں کا ذکر آتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی تینوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور پہلوں سے بہت زیادہ تفصیل کے ساتھ اور بہت زیادہ حسن کے ساتھ اور بہت زیادہ مؤثر طریقے پر اور بہت زیادہ قائل کرنے والے بیان کے ساتھ دنیا کو بتایا ہے۔

جَاهِدُوْا میں جس دوسرے مخالف سے مقابلہ کا ذکر آتا ہے وہ ہے۔

شیطانی کوششوں کا مقابلہ

شیطان چھپی ہوئی راہوں سے آتا اور خدا کے دین کو کمزور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مثلاً پچھلے چودہ سو سال سے یہودی اور عیسائی اسلام کے خلاف وساوس پیدا کرنے کی انتہائی کوشش کرتے چلے آ رہے ہیں۔ لیکن پچھلے چودہ سو سال میں اسلام میں ترقی و تنزل اتار چڑھاؤ تو نظر آتا ہے لیکن کوئی زمانہ ایسا نہیں ہوا کہ جس میں خدا تعالیٰ کے لاکھوں محبوب بندوں نے اسلام کی شمع کو روشن نہیں رکھا روشنی کبھی تیز تھی اور کبھی کم۔ اس سے تو انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن اس حقیقت کو بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ قریہ قریہ گاؤں گاؤں اور ملک ملک ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے جنہوں نے اسلام کی شمع کو بجھنے نہیں دیا یہاں تک کہ پھر مہدی علیہ السلام بدر منیر کی حیثیت سے دنیا کی طرف مبعوث ہو کر آ گئے۔ اور اب خدا تعالیٰ کے اس بندے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرزند کے ذریعہ سورج (صلعم) سے اخذ کی ہوئی روشنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور آپ سے لی ہوئی روشنی ساری دنیا میں پھیلانے کا کام شروع ہو چکا ہے۔ اور یہ ہر شخص کو نظر آ رہا ہے عیسائیوں کو بھی اب نظر آ رہا ہے کہ اسلام کی روشنی ان جگہوں پر پہنچ گئی جن کے متعلق ان کو خیال بھی نہیں تھا کہ اسلام کبھی ان کے اندھیروں کو چیرتا ہوا اپنی

روشنی کی شعاعوں کے ساتھ

ان اندھیروں کے بعض مقامات کو منور کرنا شروع کر دے گا۔ بہر حال جَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ میں یہ بھی حکم ہے کہ شیطانی وساوس اور اعتراضات کا مقابلہ بھی اپنی انتہائی کوشش کے ساتھ کرو پھر انسان کا اپنا ہی نفس اس کا اپنا ہی شیطان بن جاتا ہے اور اپنا ہی نفس اسے ہی نفس، کو خدا تعالیٰ سے دور لے جانے کی کوشش میں لگ جاتا ہے اور دنیا کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور دنیا جو کسی سے دفا نہیں کرتی اس کی خاطر وہ اس کو جس سے بڑھ کر کوئی وفا کرنے والا نہیں یعنی اللہ تعالیٰ

نظامِ وصیت کی اہمیت — اور — ہماری ذمہ داریاں

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بمبئی مدراس اسٹیٹ

خدا تعالیٰ نے اس دنیا کو دار العمل قرار دیا۔ اور اس دنیا سے رحلت کرنے کے بعد ہمیں ایک ایسی دائمی زندگی حاصل ہونے والی ہے جو دار الجزاء ہے۔ اس دنیا میں ہمارے جو بھی اعمال ہوں گے خواہ وہ نیک ہوں یا بد اُخروی زندگی میں اس کی جزا یا سزا ملنے والی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس بارے میں واضح طور پر فرمایا ہے :-

فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ

(الزلزال)

یعنی جس نے ایک ذرہ کے برابر نیکی کی ہوگی وہ اُخروی زندگی میں اس کے نتیجہ کو دیکھے گا۔ اسی طرح جس نے ایک ذرہ کے برابر بھی بدی کی ہوگی وہ اس کے نتیجہ کو بھی دیکھے گا۔

لیکن انسان ... اُخروی زندگی کو ... منتہائے مقصود دنیا کو اور اس کے عیش و آرام سے لطف اندوز ہونا بنا لیتا ہے اور اُخروی زندگی کی کوئی فکر نہیں کرتا۔ تو ایسے مواقع پر خدا تعالیٰ کی طرف سے مامورین اور مرسلین کے ذریعہ اسے بھولا ہوا سبق یاد دلایا جاتا ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی بات کوئی نئی بات نہیں بلکہ ابتدائے آفرینش سے خدا تعالیٰ کے مامورین یہی بات دنیا کو سکھاتے آئے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ إِنَّ هَٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ

(الاعلیٰ)

تم لوگ دنیوی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہو حالانکہ آخرت ... کی نسبت کہیں بہتر اور دیرپا ہے۔ یقیناً یہی بات پہلے صحیفوں میں بھی درج ہے یعنی ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔

اسی طرح خدا تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَمَا هَٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ وَلَعِبٌ وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ

(عنکبوت)

یہ دنیوی زندگی صرف غفلت اور کھیل کا سامان ہے اور اُخروی زندگی کا گھر ہی درحقیقت اصل اور دائمی زندگی کا گھر کہلا سکتا ہے کاش کہ یہ لوگ جانتے :

قرآن مجید میں دیگر مختلف مقامات پر دنیوی زندگی اور اُخروی زندگی کا موازنہ کرتے ہوئے اُخروی زندگی کو فائق بتایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ کے مامور من اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو بھی اس کی تلقین فرمائی کہ تم دین کو دنیا پر مقدم رکھو اور حضور نے اس کو دس شرائط بیعت میں بھی شامل فرمایا۔ اور ان تاکیدی دعاؤں میں بھی اس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اپنی جماعت کو حسب ذیل الفاظ میں خطاب فرمایا کہ :-

"دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا تعالیٰ کے لئے نہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔"

(الوصیت)

اس زمانہ میں جبکہ ہر طرف دنیاوی عیش و عشرت کے سامان ترقی پر ہیں انسان اُخروی زندگی کو بھلا کر خدا فراموشی اور عیش پرستی کی جہنمی زندگی کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہا ہے ایسے ماحول میں آپ نے ایک دینی و روحانی جماعت کو قائم فرما کر اسے بروقت عافیت کے ایک جامع لائحہ عمل قرآنی شریعت کی روشنی میں تجویز کیا جسے نظامِ وصیت کے نام سے موسوم کیا جا سکتا ہے۔ وصیت کا ایک عالمگیر اور عظیم الشان نظام رکھ کر یہ خوشخبری دی کہ اس نظام کے ذریعہ انسان اپنی اُخروی زندگی سدھار سکتا ہے اور خدا تعالیٰ کی جنت میں ہمیشہ کی زندگی حاصل کر سکتا ہے۔

آپ نے باذنِ الٰہی جماعتِ احمدیہ کے صاحبِ تقویٰ ایثار پیشہ اور علماء کی آخری آرامگاہ کے طور پر ایک قبرستان تجویز فرمایا اور نظامِ وصیت کے ماتحت بعض شرائط کی پابندی کرنے والوں کو اس قبرستان میں دفن کئے جانے کی ہدایت فرمائی اور اس قبرستان کے متعلق خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو یہ بشارت ملی کہ اس میں وہی دفن کیا جائے گا جو جنتی ہو۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب الوصیت میں اس بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والوں کے لئے مندرجہ ذیل شرائط تحریر فرماتے ہیں :-

(۱) اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا ہو اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف مسلمان ہو۔

(۲) تمام جماعت میں سے قبرستان میں وہی دفن ہوگا جو یہ وصیت کرے جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایات اس سلسلہ کے اشاعتِ اسلام اور تبلیغِ احکامِ قرآن میں خرچ ہوگا اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے زیادہ بھی لکھ دے۔ لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔

(۳) ہر ایک صالح جو اس کی کوئی جائیداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا ہے اور صالح تھا تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے۔"

(الوصیت ۲۲ تا ۲۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان ارشادات کی روشنی میں بہشتی مقبرہ کے قیام کی غرض و غایت اور اس کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ یہ نظامِ وصیت خالصۃً ایک الٰہی اور روحانی نظام ہے۔

خدا تعالیٰ کے راستے میں اپنے اموال اور انفس کی قربانی کرنے والوں کو قرآن مجید نے جنت کا۔ بہشت کا وعدہ دیا ہوا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے :-

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ

(التوبہ)

کہ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں مالی

(باقی صفحہ ... پر)

بقیہ خطبہ جمعہ (صفحہ ... کا)

کی ذات اس کو وہ چھوڑ دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام میں اس دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے بھی ہمیں ہدایتیں دی ہیں جنہیں ایک مسلمان کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔

غرض خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تم میرے قرب کے حصول کے لئے معرفت اور عبادات اور مکارمِ اخلاق و مکارمِ شریعت ... اسلامیہ کی راہوں کو اختیار کرو گے تو تمہارے لئے قرب کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ لیکن یہ سمجھ لو کہ تمہاری اس کوشش میں جو تم خدا تعالیٰ کے پیمانہ کے حصول کے لئے کر رہے ہو گے تمہارا کوئی مخالف نہیں ہوگا بلکہ اس کوشش میں تمہارا مخالف ظاہری دشمن بھی ہوگا۔ اور تمہارا مخفی دشمن بھی ہوگا۔ اور تمہارا اپنا نفس بھی ہوگا۔ الخ

تمہاری اولیاء پر

اگر تم نے اپنی اصلاح کی خاطر کامیاب مقابلہ کر لیا تو تمہاری جرأت خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لئے جن تین راہوں کے متعلق بتایا گیا ہے ان راہوں پر ... رہے گا اور آگے بڑھتی رہے گی اور تم خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کر لو گے اور تمہیں وہ کامیابی نصیب ہوگی جس سے بڑھ کر کوئی کامیابی تصور میں نہیں آ سکتی تم ان لوگوں کی طرح ... نہیں ہو گے جو کوشش تو کرتے ہیں مگر غلط اور وہ ناکام ہو جاتے ہیں۔ تم ... کی طرح نہیں ہو گے جن کی فطرت میں فلاح کی خواہش اور تڑپ تو رکھی گئی ہے لیکن ان کی فطرت اپنے ... اور نظری خواہش کو پانے میں ناکام رہتی ہے۔ بلکہ ... فطرت کا جو تم سے مطالبہ ہے۔ تم اس مطالبہ کو پورا کرنے والے ہو گے اور خدا تعالیٰ کی رضا کو تم حاصل کرنے والے ہو گے۔

خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک کی قسمت میں یہ فلاح مقدر ہو جائے جس کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے۔ (روزنامہ الفضل ربوہ ۱۷ جولائی ۵۶ء)

(آخری قسط نمبر ۲)

بزرگانِ سلف کی بعض کتابوں میں تبدیلی کا ایک نمونہ

از مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد

الاربعین فی احوال المہدیین

مجدد صدی سیزدہم حضرت سید احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید خاص حضرت شاہ اسمٰعیل شہید رح (شہادت ۶ مئی ۱۸۳۱ء) کی ایک کتاب "الاربعین فی احوال المہدیین" بھی ہے جو پہلی بار ۲۵ محرم الحرام ۱۲۶۸ ہجری مطابق ۲۱ نومبر ۱۸۵۱ء کو مصری گنج کلکتہ سے شائع ہوئی۔ اس کتاب کے آخر میں چھٹی صدی ہجری کے نواحِ دہلی کے صوفی مرتاض اور ولی کامل حضرت نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کا ظہور مہدی معہود سے متعلق اصلی قصیدہ بھی شامل تھا۔ یہ قصیدہ پچپن ۵۵ اشعار پر مشتمل تھا۔

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ نے جون ۱۸۹۲ء میں "نشانِ آسمانی" کے نام سے ایک معرکۃ الآراء کتاب تصنیف فرمائی۔ جس میں آپ نے "الاربعین" کے حوالہ سے اس قصیدہ کا تفصیلی ذکر کیا۔ اور اسے اپنی صداقت کے نشان کے طور پر پیش فرمایا۔ نیز اس کے بعض ابیات کا ترجمہ اور تشریح کر کے ثابت کیا۔ کہ آپ ہی اس الٰہی بشارت پر مشتمل قصیدہ کے موعود اور مہدیٔ معہود سے متعلق پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ اس قصیدہ میں خبر دی گئی تھی۔ ٹھیک چودھویں صدی کے سر پر آپ کا ظہور ہوا۔ آپ ہی کو یہ بشارت دی گئی کہ ایک موعود لڑکا آپ کی یادگار رہ جائے گا۔ آپ کا نام "احمد" ہے۔ آپ "مہدیٔ وقت" بھی ہیں۔ اور عیسیٔ دوراں بھی۔

مخالفین احمدیت نے اس الہامی قصیدہ سے جو سلوک کیا۔ وہ المیہ سے کم نہیں۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری مؤلف تواریخ عجیب و "سوانح احمدی" نے ۲۳ جولائی ۱۸۹۲ء کو "نشانِ آسمانی" کے رد میں "تائید آسمانی" لکھی (یہ رسالہ اختر ہند پریس ہال بازار امرتسر میں چھپا۔ مؤلف کے علاوہ امرتسر میں شیخ محمد عبد العزیز صاحب کٹڑہ کنہیا سے بھی مل سکتا تھا۔ تھانیسری صاحب ان دنوں صدر بازار کیمپ انبالہ میں مقیم تھے) جس میں انہوں نے اگرچہ مندرجہ بالا قصیدہ صحیح اور مکمل صورت میں شائع کر دیا۔ نیز بتایا کہ "اربعین" کا وہ نسخہ جس کے آخر میں یہ اشعار چھپے ہوئے ہیں۔ خود میں نے مرزا صاحب پر یہ علامات چسپاں نہیں ہوتیں۔

اس وقت تو مولانا محمد جعفر صاحب تھانیسری کے ہمنوا علماء نے "اربعین" کے قصیدہ کو خاموشی سے صحیح تسلیم کر لیا۔ لیکن کچھ عرصہ بعد انہوں نے رسالہ "اربعین" کو مولانا ولایت علی عظیم آبادی (متوفی ۱۲۶۹ ہجری) کے دوسرے رسالوں میں شامل کر کے اس مجموعے کا نام "رسائل تسعہ" (مولانا مسعود عالم ندوی نے اپنی کتاب "ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک" کے صفحہ ۲۱۲ پر "رسائل تسعہ" کے ذکر میں یہ بتایا ہے کہ یہ مجموعہ مولوی الٰہی بخش صاحب بڑاکری عظیم آبادی (المتوفی ۱۳۱۳ھ) کے اردو ترجمہ کے ساتھ چھپا تھا) رکھ کر شائع کر دیا۔ اور رسالہ "اربعین" کے آخر میں سے حضرت نعمت اللہ ولی رح کا مکمل قصیدہ جو پچپن ۵۵ اشعار پر مشتمل اور الہامی تھا۔ بالکل خارج کر ڈالا۔

۱۹۲۴ء میں پروفیسر براؤن کی کتاب "تاریخ ادبیات ایران" A LITERARY HISTORY OF PERSIA شائع ہوئی۔ جس میں مسٹر براؤن نے ایران کے شیعہ بزرگ حضرت شاہ نعمت اللہ کرمانی رح کے مزار کے کسی مجاور سے حاصل شدہ ایک قصیدہ بھی درج کیا۔ یہ قصیدہ دراصل حضرت نعمت اللہ ولی رح کے اصلی قصیدہ کی بگڑی ہوئی شکل تھی۔ جسے بابیوں نے سید علی محمد باب (۱۸۵۰/۱۸۴۹ء کے درمیان آذربائیجان میں قتل ہوئے) پر چسپاں کرنے کے لئے مسخ کر دیا تھا۔ حتیٰ کہ اس کے نام کی نسبت سے اس میں "احمد" کی بجائے "محمد" لکھ دیا۔ اور چونکہ ایران کے شیعہ مسلمانوں کو دہلی کے کسی ولی سے کوئی خاص مذہبی عقیدت نہیں ہو سکتی تھی۔ اس لئے انہوں نے نہایت ہوشیاری سے دہلی کے حضرت نعمت اللہ ولی رح کا قصیدہ اُن کے ہم نام ایرانی بزرگ، حضرت شاہ نعمت اللہ کرمانی رح کی طرف منسوب کر دیا۔ اور اسے پروفیسر براؤن نے بھی کمالِ سادگی سے شاہ نعمت اللہ کرمانی کے حالات میں درج کر دیا۔ حالانکہ انہیں قطعی اور یقینی طور پر علم تھا کہ

شاہ نعمت اللہ کرمانی رح کے دیوان مطبوعہ طہران ۱۸۶۰ء میں اس قصیدے کا نام و نشان تک نہیں ہے۔

جیسا کہ انہوں نے اپنی اسی کتاب کی تیسری جلد کے صفحہ ۴۶۸ میں واضح لفظوں میں اعتراف کیا ہے:-

"THE POEM IS NOT TO BE FOUND AT ALL IN THE LITHOGRAPH-ED EDITION"

یعنی اس نظم کا لیتھو ایڈیشن میں قطعاً کوئی وجود ہی نہیں ہے۔

(اسلامیہ کالج پشاور کی لائبریری میں دیوان شاہ نعمت اللہ ولی رح کا ایک قدیم قلمی نسخہ موجود ہے۔ ملاحظہ ہو فہرست کتب کالج صفحہ ۱۹۱/۹۰ مگر اس مخطوطہ میں بھی یہ قصیدہ شامل نہیں ہے۔)

اب آگے سنیئے۔ مسٹر براؤن کی یہ کتاب جونہی ہندوستان پہنچی۔ اُن مخالفینِ احمدیت نے جو پورے قصیدہ کو "الاربعین" سے خارج کر کے اپنے خیال میں اس کے اثرات کو معدوم اور اس کی اہمیت کو ختم کئے بیٹھے تھے۔ نیا ایک میدان مخالفت میں آ گئے۔ اور انہوں نے مسٹر براؤن کی "تحقیق" کو بنیاد قرار دے کر یہ پراپیگنڈہ شروع کر دیا۔ کہ بس اب مغرب کے فاضل محققوں کی تحقیق نے ثابت کر دیا ہے کہ قصیدہ میں مہدی کا نام "محمد" لکھا تھا۔ مگر مرزا صاحب نے "احمد" کر دیا۔ (کاشفِ مغالطۂ قادیانی نیز دو نشانِ آسمانی مطبوعہ گلزار ہند پریس لاہور) اس طرح مخالفِ احمدیت سے تعصب و عناد کے باعث دشمنانِ اسلام کی سازش سے اُلٹ پلٹ کیا ہوا قصیدہ اصلی قصیدہ قرار دیا گیا۔

شمائلِ ترمذی

حضرت امام ابو عیسیٰ ترمذی (المتوفی ۲۷۹ھ/۸۹۲ء) کا شمار محدثین عظام میں ہوتا ہے۔ حضرت امام رح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک، لباس، عادات و شمائل اور اخلاق و معمولات کے متعلق جتنی روایات پہنچیں اُنکو ایک کتاب "شمائل ترمذی" میں جمع کر دیا۔ علماء اور محدثین نے اس جامع کتاب کی بہت سی شرحیں اور حواشی لکھے ہیں۔ شمائل ترمذی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارک کے بارہ میں ایک حدیث درج ہے کہ "انا العاقب" کہ میں عاقب ہوں۔ اسی حدیث کے ساتھ ہی بطور تشریح یہ عبارت ہے کہ "العاقب الذی لیس بعدہ نبی"۔ اسی ترجمہ سے حسین مجتبائی دہلی اور امین کمپنی بازار دہلی میں چھپنے والے نسخوں کے بین السطور میں یہ تصریح موجود ہے کہ "ھٰذا قول الزھری" (کہ یہ امام زہری رح کا قول ہے) پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں "شمائل ترمذی" کا ایک قلمی نسخہ ہے۔ جس پر ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۰۲ھ کی تاریخ درج ہے۔ اس مخطوطہ میں بھی اس مقام پر بین السطور لکھا ہے۔ "ھٰذا قول الزھری شیخ ابن حجر"

یعنی شیخ ابن حجر کے نزدیک یہ امام زہری کا قول ہے۔

علاوہ ازیں مشکوٰۃ کے شارح حضرت ملا علی القاری رح (المتوفی ۱۰۱۴ھ/۱۶۰۶ء) نے بھی فرمایا ہے کہ

الظاھر ان ھٰذا التفسیر للصحابی او من بعدہ وفی شرح مسلم قال ابن الاعرابی العاقب الذی یخلف فی الخیر من کان قبلہ۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۵ صفحہ ۳۷۶ مطبوعہ مصر ۱۳۰۹ء)

یعنی صاف ظاہر ہے کہ "العاقب الذی لیس بعدہ نبی" کسی صحابی یا بعد میں آنے والے شخص کی تشریح ہے۔ مسلم کی شرح میں ہے کہ ابن اعرابی (وفات ۲۳۱ھ/۸۴۶ء) نے کہا ہے کہ عاقب وہ ہوتا ہے۔ جو کسی اچھی بات میں اپنے سے پہلے کا قائم مقام ہو۔

قارئین حیران ہوں گے کہ اس واضح حقیقت کے باوجود "قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی" سے ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء میں ایک شمائل ترمذی شائع کی گئی ہے۔ جس میں سے "ھٰذا قول الزھری" کے بین السطور الفاظ بالکل حذف کر دیئے گئے ہیں تاکہ یہ مغالطہ با آسانی دیا جا سکے کہ عاقب کی یہ تشریح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی ہے۔ اور فی الحقیقت یہ حدیث نبوی ہے۔ یہی نہیں اس مغالطہ انگیزی کو انتہا تک پہنچانے کے لئے حاشیہ میں بھی لکھ دیا ہے کہ "وہ (لیس بعدہ نبی)" اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

صحیح مسلم شریف

حضرت امام مسلم رح بن حجاج قشیری (ولادت ۲۰۶ھ/۸۲۱ء - وفات ۲۶۱ھ/۸۷۵ء) علم حدیث کے مسلّم امام کبیر ہیں جن کی شہرۂ آفاق صحیح مسلم کو یہ شرف حاصل ہے کہ ہمیشہ "اصح الکتب بعد کتاب اللہ" بخاری شریف کے ساتھ ساتھ اس کا بھی نام لیا جاتا ہے۔ صحیح مسلم کی شہرت اور مقبولیت کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ اس کی بہت سی شروح آج تک لکھی گئی ہیں۔ مسلم کے شارحین میں حضرت امام جلال الدین سیوطی رح اور حضرت قاضی عیاض

بیٹے اکابر اُمّت اور ائمہ فن کے علاوہ شافعی، مالکی، حنفی غرضیکہ ہر مکتب فکر کے بزرگ شامل ہیں۔ حضرت امام مسلمؒ نے "کتاب الحج" باب فضل الصلوٰۃ بمسجدی مکہ و مدینہ میں مندرجہ ذیل حدیث بروایت حضرت ابو ہریرۃؓ درج فرمائی ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدِیْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ۔

یعنی میں آخری نبی ہوں۔ اور میری مسجد آخری مسجد ہے۔

(صحیح مسلم مصری۔ القسم الثانی من الجزء الاول صفحہ ۔ مطبوعہ ربیع الثانی ۱۳۴۸ ہجری۔ مطابق ستمبر ۱۹۲۹ء صحیح مسلم مع شرح کامل نووی مطبوعہ ۱۳۴۹ھ فتح المطابع دہلی جلد اوّل صفحہ ۴۴۶)

یہ حدیث شریف جماعت احمدیہ کے نظریۂ ختم نبوت کی زبردست مؤید ہے۔ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کی تفسیر خود حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبانِ مبارک سے فرمائی ہے۔ یہ حدیث بھی صحیح مسلم کتاب الحج سے نکال دی گئی ہے۔ یہ حذف شدہ نسخہ شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز لاہور نے نومبر ۱۹۵۶ء میں شائع کیا ہے۔ اور اس کا ترجمہ سیّد رئیس احمد صاحب جعفری نے کیا ہے۔

صحیح مسلم میں دوسرا تغیر و تبدل یہ کیا گیا ہے کہ کتاب الایمان میں حضرت ابو ہریرۃؓ کی مندرجہ ذیل دو حدیثیں جو تمام پہلے مصری اور ہندوستانی نسخوں میں موجود تھیں صرف اس لئے حذف کر دی گئیں۔ کہ اُن سے جماعت احمدیہ کا یہ مسلک بالکل صحیح ثابت ہوتا ہے کہ آنے والا مسیح ابن مریم اُمّتِ محمدیہ ہی کا ایک فرد ہوگا وہ دونوں حدیثیں یہ ہیں:-

۱- "...... اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاَمَّکُمْ"

۲- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ فَاَمَّکُمْ مِنْکُمْ۔

(ملاحظہ ہو صحیح مسلم مصری ایڈیشن کتاب الایمان القسم الاوّل من الجزء الاوّل صفحہ ۶۳ مطبوعہ ۱۳۴۸ھ۔ ۱۹۲۹ء)

ستم کی انتہا یہ ہے کہ کتاب الایمان سے وہ پورا باب ہی کاٹ کر الگ کر دیا گیا ہے۔ جس میں حضرت امام مسلمؒ نے یہ حدیث درج فرمائی تھی۔ اور جس کا عنوان یہ ہے۔ "بَابُ نُزُوْلِ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ حَاکِمًا بِشَرِیْعَۃِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔" اس طرح صرف اس ایک باب کے حذف کے نتیجہ میں کئی حدیثیں اور متعدد آثار و اقوال صحیح مسلم کی کتاب الایمان سے نکالے جا چکے ہیں۔

تفسیر مجمع البیان

مسلمانوں کے فرقہ اثنا عشریہ کے قدیم مفسر حضرت الشیخ فضل الحسن فضل الطبرسی المشہدی (متوفی ۵۴۸ھ ۱۱۵۳ء) نے تفسیر مجمع البیان میں سورۃ المائدہ کی آیت "فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ" کی تفسیر میں تحریر فرمایا ہے:

"قَالَ الجبائی وفی ھٰذہ الآیۃ دلالۃ علی انّہ اماتَ عیسیٰ وتوفّاہ ثم رفعہٗ الیہ لانّہ بیّن انّہ کان شھیدًا علیھم ما دام فیھم فلمّا توفّاہ اللّٰہ کان ھو الشھید علیھم لانّ التوفّی لا یستفاد من اطلاقہ الّا الموت۔"

(تفسیر مجمع البیان مطبوعہ ایران ۱۲۶۸ھ)

یعنی جبائی (محمد بن عبد الوہاب الجبائی البصری المعتزلی متوفی ۳۰۲ھ ۹۱۵ء) کہتے ہیں کہ یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے عیسیٰؑ کو موت دے کر اُن کی روح قبض کر لی۔ پھر اُن کو اپنی طرف رفع کیا۔ کیونکہ حضرت عیسیٰؑ نے خدا کے سامنے یہ بیان دیا کہ وہ اپنی قوم پر اُس وقت تک گواہ تھے جب تک وہ اُن میں موجود تھے۔ پھر جب اللہ نے اُن کی رُوح قبض کر لی۔ تو اس کے بعد وہ خود ہی اُن پر گواہ تھا۔ کیونکہ مطلق "توفّی" کے لفظ سے صرف موت ہی مراد ہوتی ہے۔"

تفسیر مجمع البیان کا یہ مقام بھی بدل دیا گیا ہے۔ چنانچہ مکتبۃ الحیات بیروت ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۱ء میں شائع ہونے والے جدید ایڈیشن میں "الموت" سے قبل لکھا ہوا "الّا" کا لفظ حذف کر دیا گیا ہے۔ اور "لانّ التوفّی" کے الفاظ سے قبل حاشیہ کتاب سے "و ھٰذا ضعیف" کے الفاظ متن میں داخل کر دیئے گئے ہیں۔

(تفسیر مجمع البیان مطبوعہ بیروت ۱۳۸۰ ہجری جلد ۲ صفحہ ۲۶۴)

(کتاب کا پہلا ایڈیشن خلافت لائبریری ربوہ میں اور نیا ایڈیشن پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں موجود ہے)

حذف و الحاق کی چیرہ دستیوں سے سارا مضمون ہی یکسر بدل گیا ہے۔ کیونکہ اس صورت میں عبارت کا مفہوم یہ بنتا ہے کہ علامہ جبائی کا یہ قول ضعیف ہے۔ وجہ یہ کہ مطلق "توفّی" موت کا فائدہ ہی نہیں دیتی۔ حالانکہ یہ شیخ حسن طبرسی المشہدی کے منشاء اور خاورۂ عرب دونوں کے بالکل برعکس ہے۔

ترجمہ قرآن کریم از حضرت شاہ رفیع الدینؒ

حضرت شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ کی بلند شخصیت محتاج تعارف نہیں (المتوفی ۱۲۳۳ھ ۱۸۱۸ء) آپ حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ (المتوفی ۱۱۷۶ھ ۱۷۶۲ء) کے دوسرے بیٹے اور یگانہ روزگار اور جلیل القدر عالم اور کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ آپ کا عظیم ترین کارنامہ قرآن عظیم کا تحت اللفظ ترجمہ ہے۔ جس کو برصغیر پاک و ہند کے تمام تحت اللفظ تراجم میں اوّلیت زمانی کا فخر حاصل ہے۔ افسوس کہ یہ تاریخی ترجمہ بھی علماء کی تبدیلی کا نشانہ بننے سے محفوظ نہیں رہ سکا مثلاً اس وقت ہمارے سامنے شیخ غلام علی تاجر کتب کشمیری بازار لاہور کا شائع کردہ ایک ایڈیشن موجود ہے جس پر ۲ مارچ ۱۹۲۴ء کی تاریخ اشاعت درج ہے۔ اس ایڈیشن کے صفحہ ۵۵۵ پر آیت "خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ" کا ترجمہ درج ذیل الفاظ میں لکھا ہے:-

"نہیں ہے محمدؐ باپ کسی کا مردوں تمہارے میں سے ولیکن پیغمبر خدا کا ہے اور مُہر تمام نبیوں پر اور ہے اللہ ہر ایک چیز کو جاننے والا۔"

حضرت شاہ رفیع الدینؒ کا یہی ترجمہ حاجی ملک دین محمد اینڈ سنز تاجران کتب و پبلشرز کشمیری بازار ڈبل روڈ لاہور نے ۱۳۵۲ھ (۱۹۳۳ء) میں شائع کیا جس میں "مُہر تمام نبیوں پر" کے الفاظ بدل دیئے گئے۔ اور اُن کی بجائے یہ لکھ دیا گیا۔ کہ "ختم کرنے والا ہے تمام نبیوں کا۔"

خلاصۂ کلام یہ کہ بزرگانِ سلف کے قدیم لٹریچر میں ترمیم، حذف اور اضافہ کی کوششیں مواعظ و خطبات، سیرت و سوانح، تصوف، عقائد، اور کلام و حدیث کی کتابوں ہی میں نہیں کی گئیں۔ بلکہ قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر کو بھی ان کا نشانہ بنایا جا چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان مخالف علماء کی آنکھیں کھولے۔ اور اُنہیں قبولِ حق کی توفیق بخشے۔ اللّٰھم اٰمین۔

(ہفت روزہ لاہور ۵ جولائی ۱۹۷۶ء)

قادیان میں مجلس خدام الاحمدیہ کا ایک تربیتی جلسہ

مورخہ ۳ اگست ۱۹۷۶ء کو مسجد اقصیٰ قادیان میں بعد نماز عشاء محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے کی صدارت میں مجلس خدام الاحمدیہ کا ایک تربیتی جلسہ ہوا۔

تلاوت و نظم کے بعد عہد دہرایا گیا اس کے بعد عزیز تنویر احمد خادم نے "برکات نظام" پر عزیز رفیق احمد گجراتی نے "احمدیت کے مستقبل" پر اور خاکسار (عنایت اللہ) نے خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریوں پر تقاریر کیں آخر میں محترم صدر جلسہ نے اپنی قیمتی نصائح سے خدام کو نوازا اور دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار۔ عنایت اللہ نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

وفات

میری نانی اماں جان محترمہ سیدہ امارت النساء صاحبہ اہلیہ محترم مولوی سید غلام رسول صاحب مرحوم کانپور سونگھڑہ میں ۲۶ جولائی کو بوقت صبح چار بجے اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں۔ انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔

مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ اور نماز تہجد تھیں۔ باقاعدہ سلسلہ کی تمام تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ موصیہ تھیں اور اپنی زندگی میں حصہ جائیداد وغیرہ ادا کر چکی تھیں احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات کو بلند کرے اور اعلیٰ علیین میں جگہ بخشے۔ آمین۔

خاکسارہ۔ سیدہ نور النساء اہلیہ مکرم سید بدر الدین احمد صاحب قادیان

درخواست دُعا

مکرم کے۔ کنجو محی الدین صاحب آف چیلاکرا (کیرالہ) کچھ عرصہ سے مختلف قسم کی ذہنی اور مالی پریشانیوں سے دو چار ہیں۔ اُنہوں نے تمام احباب جماعت اور بزرگانِ کرام سے جلد پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دُعا کی درخواست کی ہے۔

خاکسار۔ ناظر بیت المال آمد قادیان

منقولات

چین کا زلزلہ

گزشتہ بارہ برس میں دنیا میں ایسا شدید زلزلہ نہیں آیا تھا جیسا کہ روز گزشتہ ۲۸ جولائی چین میں آیا اور دس لاکھ کی آبادی کے شہر ٹنگشان کو کھنڈر کر گیا۔ جھٹکے تو نواحی ممالک جیسے جاپان کوریا وغیرہ میں بھی محسوس کئے گئے لیکن بڑا نقصان شمالی چین کے صنعتی اور معدنیاتی خطہ کو پہونچا جس کی محض ابتدائی خبریں ابھی تک وصول ہو سکی ہیں۔

سال رواں کے ابتدائی سات ماہ میں گوئٹے مالا (جنوبی امریکہ) آلپس کے کوہستانی خطہ (یورپ) نیز وسط ایشیا کی روسی جمہوریتوں اور مغربی ایریان (انڈونیشیا) میں بڑے بڑے زلزلے آچکے ہیں۔ مغربی ایریان میں کچھ کم دس ہزار اشخاص ہلاک ہوئے تھے لیکن یہ علاقہ بے حد دشوار گزار اور بہت کم آباد ہے لہٰذا زلزلہ سے نقصانات کی تفصیل ۱۰ دن بعد مل سکی اور زلزلہ کی انتہائی شدت اور وسعت کو دیکھتے ہوئے جانی نقصان بھی کم ہوا۔ لیکن چین کے اس زلزلہ کی بات بالکل دوسری ہے یہ انتہائی آباد علاقہ میں آیا ہے جہاں بے شمار کارخانے اور صنعتی بستیاں ہیں نیز لوہے و کوئلہ کی کان کنی کے بڑے بڑے مرکز بھی اسی علاقہ میں ہیں اگرچہ چینی ذرائع نے زلزلہ کی خبریں دینے میں انتہائی احتیاط بلکہ ذرا بخل سے بھی کام لیا ہے۔ لیکن ٹنگشان جیسے عظیم صنعتی شہر کا کھنڈر ہو جانا جس کی آبادی دس لاکھ تھی یہ ظاہر کرتا ہے کہ جانی نقصان بھی بہت زیادہ ہوا ہے۔ ممکن ہے یہ شہر زندوں کا قبرستان بن گیا ہو۔ زلزلہ کی شدت ظاہر کرنے کے لئے اتنا ہی لکھنا کافی ہے کہ چین کی راجدھانی پیکنگ کی ۶۰ لاکھ آبادی نے ناگہانی موت کے چنگل سے بچنے کے لئے کئی راتیں سڑکوں اور پارکوں میں گذاری ہیں جب کہ موسلادھار بارش بھی ہو رہی تھی۔

آسٹریلیا کے لیبر لیڈر مسٹر وٹیلہام ان کی اہلیہ اور سفیر زلزلہ کے وقت تین سین شہر میں تھے اور فرینڈ شپ ہوٹل کی نو منزلہ عمارت میں اپنے کمرہ میں سوئے ہوئے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ جب زلزلہ آیا تو کمرہ کے ایک جانب کی چیزیں اور سوئے ہوئے لوگ اچھل کر دوسری جانب جا گرے۔ زلزلہ کی شدت سے سڑکوں میں کھائیاں بن گئی تھیں بڑی بڑی بلڈنگیں گتے کے ٹکڑوں کی طرح گر رہی تھیں نو منزلوں والا فرینڈ شپ ہوٹل دو ٹکڑے ہو گیا تھا جیسے کسی تیز چھری نے نرم و ملائم کیک کو کاٹ کر دو حصوں میں بانٹ دیا ہو۔

یورپین آنکھ نے کیا دیکھا؟

آسٹریلیا کے سفیر نے جو اس قیامت خیز حادثہ کے عینی شاہد ہیں زلزلہ کی اور اس سے نقصانات کی بڑی بھیانک تصویر کشی کی ہے۔ لیکن تباہی و بربادی کے ان دہشت ناک مناظر میں ایک بات ان کی یورپین آنکھ نے بڑی حیرت و استعجاب کے ساتھ دیکھی ہے اور بڑی مرعوبیت کے ساتھ تعریفی و توصیفی لہجہ میں ان کی زبان نے اظہار و اعتراف کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ زلزلہ کے دوران چینیوں کا سکون و استقلال قابل دید تھا لوگوں میں کوئی بد حواسی و سراسیمگی نہ تھی۔ سب لوگ عام دنوں کی طرح کام کاج میں لگے تھے گو چہروں پر تشویش تھی۔ زلزلہ کی شدت سے فلک بوس عمارتیں ڈول رہی تھیں۔ لیکن خطرہ کے ان سنگین ترین لمحات میں بھی عام چینیوں کا سکون و استقلال قائم تھا۔ زلزلہ کا کوئی اثر ان پر نہ تھا۔

بھگدڑ و دھینگا مشتی

یورپی باشندوں کو اس پر بڑی حیرت ہوئی ہے وجہ یہ ہے کہ ان کی نظروں میں ایشیائیوں کی پرانی تصویر ہے جو بسوں کی آمد پر بھگدڑ ختم اور تبرک یا پرشاد کی تقسیم پر دھکا پیلی اور دھینگا مشتی۔ خیرات کے ٹکڑوں اور بھیک کی روٹیوں کی تقسیم پر آپا دھاپی دھکم دھکا اور چھین جھپٹ سے عبارت ہے۔ یہی غلط تصور ان کا ہمارے بارہ میں بھی ہے لیکن نیا ہندوستان ان کے اس تصور سے کتنا مختلف ہے یہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ ایمرجنسی کی بدولت ہماری زندگی میں بڑھتا ہوا ڈسپلن اور نظم و ضبط کا شعور انتشار و افراتفری کی اس پرانی تصویر کو صاف کر رہا ہے اور ایک نئی پابند ڈسپلن قوم کی تصویر کے نقوش اجاگر کر رہا ہے جو نہایت باوقار اور خود دار بھی ہے۔

زلزلہ سے کتنا ہی بڑا مادی نقصان کیوں نہ ہو اس کی تلافی ہو سکتی ہے لیکن اگر شخصی یا قومی کردار کسی زلزلہ کا شکار ہو جائے تو یہ ایسا نقصان ہے جس کی تلافی دست قدرت میں ہے۔

انسان کے بس میں نہیں ہے۔ (روزنامہ الجمعیۃ دہلی ۵/۷ ؁)

لبنان کی خانہ جنگی

اس کے لئے کون ذمہ دار ہوگا

تل زعتر میں ایک تہ خانے کے اندر گولہ باری سے پانچ سو افراد کی شہادت کی اطلاع پہلے مل چکی ہے۔ اب اندیشہ ہے کہ یہ سارا کیمپ زندوں کا قبرستان بن جائے گا۔ وہاں پر مقیم تیس (۳۰) ہزار فلسطینی اور لبنانی اگلے چند دنوں میں لقمۂ اجل ہو جائیں گے ریڈکراس نے ان کو محاصرہ سے نکالنے اور بچانے کی کوششیں ترک کر دی ہیں کیونکہ دائیں بازو کے فلانجسٹوں نے جو شام اور اسرائیل کی مدد سے لبنان کی خانہ جنگی کا رخ بدل دینے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ریڈکراس کے امدادی کام پر ناقابل برداشت پابندیاں لگا دی تھیں کیمپ میں چار ہزار مجروحین ہیں جن میں اوسطاً ایک سو اشخاص کی روزانہ موت ہو رہی ہے کیمپ میں پانی بالکل نہیں اور اگلے تین دن میں پیاس کی شدت سے ان سب لوگوں کے ہلاک ہو جانے کا قوی اندیشہ ہے۔

یہ تو یقین نہیں کہ بین الاقوامی ضمیر اتنا مردہ ہو گیا ہے کہ ان ۳۰ ہزار لوگوں کی جان بچانے کے لئے کوئی مزید کارروائی نہ کی جا سکے۔ حکومت لبنان نے اس کیمپ کو فلسطینیوں کا جنگی اڈہ قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ وہ اسے برداشت نہیں کرے گی لیکن کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ان تیس ہزار عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو اس طرح مرنے دیا جائے؟ حکومت شام کو اپنے ممنون احسان فلانجسٹوں پر زور دینا چاہئیے کہ ریڈکراس کو امدادی کام سے نہ روکیں بصورت دیگر ان محصور بے گناہوں کی موت کی ذمہ داری سے حکومت شام اپنے کو نہ بچا سکے گی۔ کیونکہ اس کی مداخلت نے ہی بائیں بازو کے لبنانیوں اور فلسطینی مجاہدوں و جانبازوں کی طاقت کو توڑ کر ان کو اتنا کمزور کر دیا ہے کہ تل زعتر کے محصورین کو معمولی سی کمک پہونچانا بھی ان کے لئے ممکن نہیں رہا۔

لبنان کی خانہ جنگی میں ناپسندیدہ شامی مداخلت کے افسوسناک نتائج کا یہ بڑا بھیانک رخ ہے کہ تیس ہزار (۳۰) اس طرح موت کے منہ میں جا رہے ہیں۔ اور ان کو بچانے کے لئے کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ (روزنامہ الجمعیۃ دہلی ۵/۷ ؁ ۲)

اخبار قادیان

— مورخہ ۲۹/۷ کو پنجاب یونیورسٹی چنڈی گڑھ کی طرف سے مولوی فاضل کا رزلٹ نکلا جس میں ہمارے دو طالب علم عزیز مولوی سعادت احمد صاحب جاوید ابن حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت قادیان اور عزیز مولوی عبد المومن صاحب کشمیری کامیاب ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ کامیابی مبارک کرے۔ آمین۔

— امسال ایم اے انگلش کے امتحان میں مکرم منظور احمد صاحب گجراتی ابن مکرم ظہور احمد صاحب گجراتی درویش (جنہوں نے ہماچل یونیورسٹی میں امتحان دیا تھا) اور مکرمہ عزیزہ مبارکہ صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش (جو جالندھر میں زیر تعلیم تھیں اور گورو نانک دیو یونیورسٹی امرتسر میں امتحان دیا تھا) کامیاب ہوئے اللہ تعالیٰ ہر دو کے لئے یہ کامیابی مبارک کرے۔ آمین۔

— مورخہ ۵/۸ کو مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب آف لندن کے اہل و عیال زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار امسال ماہ ستمبر میں S.A.C. Part I کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے نمایاں کامیابی کے لئے نیز میرے ماموں مکرم عبد المجید صاحب ملک وکیل پاڑی پورہ بھی اس سال K.A.S. کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ انکی بھی نمایاں کامیابی کیلئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ خاکسار محمد سلیم زاہد پاڑی پورہ۔

۲۔ میرے والد محترم عبد الرزاق صاحب کو بیری میں معمولی چوٹ لگنے پر سیپٹک ہو گیا تھا۔ علاج جاری ہے کچھ تکلیف میں کمی ہے ان کی کامل صحت کے لئے نیز والدہ محترمہ کی صحت و تندرستی کیلئے احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ خاکسارہ۔ قمر سلطانہ۔

رپورٹ ہائے ہفتہ قرآن مجید

۱- جماعت احمدیہ مجیدواہ

اللہ تعالےٰ کے فضل سے امسال بھی جماعت احمدیہ مجیدواہ میں مورخہ ۲۴/۷ سے ۳۰/۷ تک بعد نماز مغرب روزانہ ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں تربیتی تقاریر کا پروگرام رکھا گیا جن میں مندرجہ ذیل موضوعات پر مقررین حضرات نے تقاریر کیں۔

ہفتہ قرآن کریم منانے کی غرض وغایت اور ہمارا فرض، شان قرآن، قرآن کریم ایک زندہ معجزہ، تربیت اولاد اور قرآن کریم، معاملات میں پاک بازی اور اکل حلال از روئے قرآن کریم۔ قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے کی اہمیت، قرآن کریم اور صفات رب العالمین۔

مندرجہ بالا موضوعات پر مکرم مولوی عبد الرشید صاحب تیماپوری مبلغ سلسلہ، مکرم محمد شریف صاحب، مکرم محمد اقبال صاحب ناصر، مکرم عبد الغفار صاحب گنائی، عزیزم شاہد احمد صاحب، مکرم محمد اقبال صاحب گنائی اور خاکسار ماسٹر رحمت اللہ نے تقاریر کیں۔

آخری روز مورخہ ۳۰/۷ کو لجنہ کی ممبرات بھی برعایت پردہ اجلاس میں شامل تھیں۔ اللہ تعالےٰ بہتر نتائج برآمد فرمائے۔ آمین۔

خاکسار۔ رحمت اللہ سیکرٹری تعلیم وتربیت۔

۲- ڈائمنڈ ہاربر

جماعت احمدیہ ڈائمنڈ ہاربر میں ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں مورخہ ۲۷/۷ کو مکرم مولوی پیار علی صاحب کی صدارت میں اجلاس ہوا۔ تلاوت مکرم رمضان علی صاحب آف بہگلا نے کی نظم خاکسار نے پڑھی۔ مکرم ماسٹر علی اکبر صاحب نے قرآن مجید اور اقتصادی مشکلات کا حل کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم قاضی عبد الرشید صاحب B.A. نے قرآن مجید اور مالی قربانی کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدازاں خاکسار نور الاسلام مبلغ سلسلہ نے فضائل وبرکات قرآن مجید کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم پیار علی صاحب نے قرآن مجید اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے علاوہ چونکہ اکثر دوست دور دراز فاصلہ میں رہتے ہیں۔ اس لئے خاکسار وہاں درس وتدریس کے سلسلہ میں جاتا رہا۔ اور جتنے دوست آتے رہے انکو تفسیر کبیر اور کتاب شان قرآن میں سے چیدہ چیدہ اقتباسات درباره قرآن مجید سناتا رہا۔ اس کے علاوہ آخری چھ سورتوں کو زبانی یاد کرا کے انکے ترجمہ ومعانی اُن سے سنتا رہا۔

دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ افراد جماعت میں روحانی انقلاب پیدا فرمائے اور خاکسار کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین

خاکسار۔ نور الاسلام مبلغ ڈائمنڈ ہاربر۔

۳- سورو

جماعت احمدیہ سورو کے زیر اہتمام مورخہ ۲۴/۷ تا ۳۰/۷ ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ روزانہ بعد نماز مغرب قرآن کریم سے متعلق مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ اللہ تعالےٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔

خاکسار۔ سید غلام مہدی ناصر مبلغ سورو۔

۴- لجنہ اماء اللہ یادگیر

نظارت دعوة وتبلیغ قادیان کی ہدایت کے مطابق لجنہ اماء اللہ یادگیر نے ہفتہ قرآن مجید مورخہ ۲۴/۷ سے ۳۰/۷ تک منایا۔ روزانہ مستورات کا جلسہ ہوا جس میں بہنوں نے قرآن مجید کی عظمت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ عنوانات یہ تھے۔ قرآن کریم اور ہماری ذمہ داریاں، قرآن کریم کی عظمت، قرآن کریم کی خصوصیات، قرآن کریم پڑھو اور سکھاؤ، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی تحریک کہ گھر گھر قرآن کریم کی تعلیم کو پھیلاؤ، قرآن مجید ایک معجزہ، جو قرآن کو عزت دینگے وہ آسمان پر عزت پائینگے، قرآن کریم اور ہماری زندگی، قرآن مجید کے روحانی تاثرات،

پورے اجلاسات میں بہنوں نے بڑی دلچسپی سے شرکت کرکے خاموشی کے ساتھ پروگرام کو سنا۔ اللہ تعالےٰ ہماری ان مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین اور بہنوں اور بچیوں کو قرآن مجید کی شان اور اسکی عظمت کو سمجھنے اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ خاکسارہ۔ سیکرٹری تعلیم وتربیت یادگیر

درخواست دعا

مکرم عبد الرحمٰن صاحب خان بھاگلپور سے اطلاع دیتے ہیں کہ انکے بڑے بھائی صاحب ان دنوں بیمار ہو کر بھاگلپور آئے ہوئے ہیں۔ موصوف کو ہارٹ اٹیک ہو گیا ہے۔ نیز انکی والدہ صاحبہ بھی بیمار ہیں ہر دو کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ سید بدر الدین احمد قادیان۔

نظام وصیت کی اہمیت بقیہ صفحہ

وجانی جہاد کریگا خدا تعالےٰ نے اس کیلئے جنت تیار کی ہے۔ گویا کہ خدا تعالیٰ نے اُن کے لئے اس بہشتی زندگی کا وعدہ دیا ہوا ہے جو اس نظام وصیت کے مطابق زندگی بسر کرنے والے ہیں۔

یہاں پر اس نظام وصیت میں منسلک موصی حضرات کی خدمت میں خاص طور پر یہ بات عرض کرنے کے قابل ہے کہ موصیوں کے لئے اس بات کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ جہاں وہ روحانیت اور تقویٰ کی بنیاد پر اپنی زندگی گذارنے کی کوشش کرینگے وہاں اپنی ہر قسم کی آمد پر حصہ آمد ادا کرنا انتہائی ضروری ہے۔ اپنی آمد کو کم کرکے دکھاتے ہوئے بجٹ کو کم لکھوانا وصیت کی روح کے منافی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر صدق دل سے لبیک کہنے کی توفیق خدا تعالیٰ نے ہم احمدیوں کو عطا فرمائی۔ ہم نے بیعت کرتے وقت خدا تعالےٰ کو حاضر وناظر جان کر یہ معاہدہ کیا تھا کہ

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا"

خدا تعالےٰ نے معاہدہ کی پابندی اور حفاظت کا تعہد کرنے کے لئے قرآن مجید میں بہت زور دیا ہے اور اسے حقیقی اور فلاح پانے والے مومن کی ایک بہت بڑی علامت قرار دی ہے جیساکہ فرمایا:۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِأَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ۔ (مؤمنون)

یعنی اپنی زندگی کا مقصد پانے والے صحیح مؤمنوں کا ایک امتیازی نشان یہ ہے کہ وہ اپنی امانتوں اور عہدوں کی بہت پابندی کرتے ہیں۔ نیز فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ (الرعد)

یعنی نصیحت حاصل کرنے والے عقلمندوں کی علامت یہ ہے کہ ایسے لوگ اللہ تعالےٰ کے ساتھ کئے گئے عہد کو پورا کرتے ہیں۔

اس کے بالمقابل خدا تعالےٰ نے عہد کی خلاف ورزی کرنے والوں کو خصوصی تنبیہ فرمائی ہے اور انہیں خسارہ پانے والوں میں شمار فرمایا ہے۔ جیساکہ فرماتا ہے:۔

وَمَا يُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ...... وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ (البقرہ)

یعنی قرآن کریم کے ذریعہ گمراہ قرار دیئے جانے والے لوگ وہ ہوتے ہیں جو فاسق اور نافرمان ہیں اور ان کی علامت یہ ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کے ساتھ کئے ہوئے عہد کو اس کے پختہ کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں...... اور یہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔

اس طرح خدا تعالےٰ نے عہد وپیمان کو نبھانے والوں کو "اولوا الالباب" اور مفلحین اور عہد شکنی کرنے والوں کو فاسقین اور خاسرین قرار دیا ہے (العیاذ باللہ)

اس لئے کسی بھی موصی کی شان ارفع سے یہ بعید ہے کہ وہ حسب منشاء نظام وصیت اپنی آمد کے کم از کم ۱/۱۰ حصہ کو قربان کرنے کا عہد کرنے کے بعد اپنی آمد کو کم کرکے دکھائے یا صحیح آمد نہ بتائے۔ بہرحال اسی سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رسالہ الوصیت میں مندرج بیش قیمت تعلیم ہر موصی کو ہمہ وقت پیش نظر رکھنی چاہیئے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کی توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔

یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کریگا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھیگا اور پھولے گا۔ اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جائیگا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے۔ اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔ کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے ...... خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے" (الوصیت)

خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ان سب باتوں پر صدق دل سے عمل کرنے والے ہوں اور اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ہم سب کو اپنے پسندیدہ لوگوں میں اٹھائے۔ آمین

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ کا جمالی دور

اور

جماعت احمدیہ کی عظیم الشان ذمہ داریاں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فداہ نفسی و روحی کی بعثت کا جمالی دور ہے۔ اس زمانہ میں ترغیب و تحریص اور دلائل و براہین کے ذریعہ سے اشاعت اسلام کا کام سرانجام دینا ہی جہادِ کبیر ہے وَجَاهِدْهُمْ بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بکمال شفقت اس جہاد کبیر میں جماعت کے عزیز بچوں کو بھی شامل فرمادیا ہے چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"اے احمدیت کے عزیز بچو! اٹھو اور اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑ جاؤ اور ان سے کہو کہ ہمیں مفت میں ثواب مل رہا ہے آپ ہمیں اس سے کیوں محروم کر رہے ہیں آپ ہمیں ایک اٹھنی ماہوار دیں کہ ہم اس فوج میں شامل ہو جائیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کے وعدہ ہے کہ وہ دلائل و براہین اور قربانی اور ایثار اور فدائیت اور صدق و صفا کے ذریعہ اسلام کو باقی تمام ادیان پر غالب کرے گی۔ تم اپنی زندگی میں ثواب لوٹتے رہے اور ہم بچے اس سے محروم رہے ہیں آج ثواب حاصل کرنے کا ایک دروازہ ہمارے لئے کھولا گیا ہے۔ ہمیں چندہ دیں تاکہ ہم اس دروازہ میں داخل ہو کر ثواب حاصل کریں اور خدا کی فوج کے ننھے منے سپاہی بن جائیں۔"

(الفضل ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید سال رواں کے ۱۰ ماہ گزر چکے ہیں۔ لیکن احباب کی طرف سے ادائیگی چندہ تحریک جدید ابھی تک نہیں ہوئی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد توجہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ سال کے آخر میں دے دیں گے۔ بعض اوقات وہ دے ہی نہیں سکتے۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ اسے چھوڑا جائے۔ جو لوگ ملازمت میں ایک دن پہلے شامل ہوتے ہیں وہ ساری عمر سینئر رہتے ہیں اسی طرح یہ سمجھ لو کہ خدا کے انعام پہلے اس پر ہوں گے جو پہلے شامل ہوتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ احباب کو اسی طرف خاص توجہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے افضال و انعامات سے نوازے آمین!

وکیل المال تحریک جدید قادیان

عبرت انگیز ارضی و سماوی آفات — بقیہ اداریہ صفحہ ۲

کس نے مانا مجھ کو ڈر کر کس نے چھوڑا بغض و کیں ⁂ زندگی اپنی تو لعنت سے گالیاں کھانے کو ہے

کافر و دجال اور فاسق ہمیں سب کہتے ہیں ⁂ کون ایماں صدق اور اخلاص سے لانے کو ہے

چین میں آنے والے حالیہ زلزلہ کی خبر کے آخر میں آپ نے یہ بھی پڑھا کہ اس وقت زور دار بارشیں بھی ہو رہی ہیں۔ اس کے ساتھ آپ بنگلہ دیش۔ نیپال۔ ہندوستان میں آنے والے سیلابوں کی تفصیل مختصر کریں اور سیلابوں کی تباہ کاریوں پر نظر کریں۔ اسی طرح سارا پاکستان بھی اس وقت جس خطرناک سیلاب کی زد میں ہے اس کی تفصیل بیان کرنے کی یہاں پر گنجائش نہیں اخبارات میں سب آرہا ہے اس پس منظر میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے اس انذار پر غور کریں جو آج سے ۷۱ سال پہلے مئی ۱۹۰۵ء میں ایک اشتہار بعنوان اَلْإِنْذَارُ مِنْ وَحْيِ السَّمَاءِ کے ذریعہ فرمایا۔ اس میں مذکور چند انذاری اشعار میں حضور فرماتے ہیں:۔

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقتِ خواب ہے
جو خبر دی وحی حق نے اس سے دل بیتاب ہے
زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمیں زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے

دیکھا آپ نے! کس طرح خدا تعالیٰ کے مامور کے الہامی الفاظ میں زلزلہ کے ساتھ ہی سیلاب کا بھی ذکر ہے۔ جس پر ہر خردمند کو پوری سنجیدگی اور متانت سے غور کرنا چاہیئے!

فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ۔

دینی نصاب ۱۹۷۶ء برائے جماعتہائے احمدیہ بھارت

بوجہ رمضان المبارک امتحان ۱۷ اکتوبر بروز اتوار ہوگا

جماعتہائے احمدیہ بھارت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دینی نصاب برائے سال ۱۹۷۶ء کے لئے کتاب "ختم نبوت کی حقیقت" تصنیف حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کا نصف آخر صفحہ ۱۲۴ تا ۲۴۴ یعنی "مختلف قسم کی احادیث پر تبصرہ" سے لے کر الحمد للہ رب العلمین تک مقرر ہے۔ جملہ صدر صاحبان و عہدہ داران خود بھی اس دینی امتحان میں شامل ہوں اور اپنی اپنی جماعت کے سبھی افراد کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔ مبلغین کرام و معلمین صاحبان اور عہدہ داران اپنے حلقہ سے امتحان میں شریک ہونے والے بھائیوں اور عزیزوں کے ناموں کی فہرست جلد تر مرکز روانہ کریں تاکہ تعداد کے مطابق امتحان سے متعلق امور سرانجام پا سکیں۔

(نوٹ) اخبار بدر مجریہ ۸ صلح (جنوری) ۱۳۵۵ ہش اور ۸ جنوری ۱۹۷۶ء میں امتحان کتب سلسلہ کی تاریخ ۱۲ تبوک (۱۲ ستمبر ۱۹۷۶ء) مقرر کی گئی تھی۔ لیکن بوجہ رمضان المبارک اس تاریخ کی بجائے یہ امتحان ۱۷ اخاء ۱۳۵۵ ہش بمطابق ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۶ء بروز اتوار منعقد ہوگا۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دلآویز نمونے

۱۔ سینگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دلآویز شکلیں
۲۔ گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح، مسجد اقصیٰ، مختلف مناظر۔ دنیا بھر کی مساجد احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔
۳۔ عید مبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر۔

خط و کتابت کا پتہ:۔
THE KERALA HORNS
EMPORIUM,
TC.38/1532, MANACAUD,
TRIVANDRUM (KERALA)
PIN. 695009

PHONE No. 2351
P.B.NO.- 128
CABLE:- "CRESCENT"

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS
آٹو ونگس
32 SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY
MADRAS. 600004
PHONE NO. 75360.

ایک تحریری انعامی مقابلہ

مقابلہ میں شامل ہو کر آپ انعام حاصل فرمائیں

مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ کی طرف سے سالانہ آل بنگال احمدیہ مسلم کانفرنس کے موقعہ پر اس سال ایک نہایت دیدہ زیب سوونیر SOUVENIR علمی و روحانی مضامین اور کرۂ ارض کے ممالک میں جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی جدوجہد پر مشتمل فوٹوز کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ اس سوونیر میں مندرجہ ذیل عنوانات پر مضامین رقم فرمانے کے لئے علمائے کرام، احباب اور خواتین جماعت احمدیہ کو دعوت دی جاتی ہے۔ مضامین مدلل، اعلیٰ معیار کے ڈیڑھ ہزار سے دو ہزار تک الفاظ پر مشتمل ہونے چاہئیں۔ نمایاں قابلیت کے مضامین کو سوونیر میں شائع کرنے کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ کی جانب سے انعام بھی دئے جائیں گے۔ سوونیر انگریزی میں ہوگا۔ اردو میں موصول ہونے والے معیاری مضامین انگریزی میں ترجمہ کرا لئے جائیں گے۔ جو مضامین ۱۵ ستمبر تک ہمارے پاس پہنچیں گے۔ انہیں کو مقابلہ میں شامل کیا جائے گا۔ مضامین کے انتخاب کے لئے ایڈیٹوریل بورڈ کا فیصلہ آخری سمجھا جائے گا۔

احباب سوونیر کی اشاعت میں قلمی تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

مضامین

(۱) محسنِ اعظم (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ)

(۲) میری خلیفۃ المسیح سے ملاقات (تینوں خلفائے کرام میں سے کسی ایک کے ساتھ ملاقات کے ذاتی تاثرات)

(۳) درویش کی زندگی (یہ عنوان درویشان کرام کے لئے مخصوص ہے)

(۴) ایک صحابی نے اپنی زندگی میں کیا دیکھا۔

(۵) میں نے احمدیت کو کیوں قبول کیا؟

(۶) ۱۳۳۵ھ کی اہمیت۔

(۷) اسلام میں عورتوں کے حقوق و فرائض۔

(۸) ایمرجنسی۔ مضمون کا ہیڈنگ "ایمرجنسی" ہوگا۔ اور سب ہیڈنگ ہوگا "ایمرجنسی کے نفاذ سے ملک میں استحکام اور ہر سو تعمیر و ترقی کا دور دورہ"۔

(۹) کیا تیسری عالمگیر جنگ روکی جا سکتی ہے؟ اس میں یہ بیان ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو طریق بیان فرمائے ہیں اگر دنیا ان پر عمل پیرا ہو تو تیسری عالمگیر جنگ ... روکی جا سکتی ہے۔

مضامین مندرجہ ذیل ایڈریس پر ارسال کئے جائیں:۔

خاکسار

SULTAN AHMAD ZAFAR
205 NEW PARK STREET
CALCUTTA-17
PIN — 700017

سلطان احمد ظفر مبلغ سلسلہ احمدیہ کلکتہ

شادی فنڈ

صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں ایک مد "شادی فنڈ" کی قائم ہے جس میں سے درویشوں کے بچوں کی شادیوں کے مواقع پر امداد دی جاتی ہے۔ اس فنڈ کو اس وقت مضبوط کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ خدا کے فضل سے درویشوں کے قریباً دو سو بچے (لڑکے۔ لڑکیاں) اس وقت شادی کے قابل ہیں۔

بعض مخلصین احباب نے اس فنڈ میں بہت ہی قابل قدر تعاون دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر بخشے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خوشیوں کے مواقع پر اپنے درویش بھائیوں کے بچوں کی شادیوں کے لئے ... رقوم مد "شادی فنڈ" میں ارسال کرتے رہیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

رمضان المبارک میں فدیۃ الصیام اور انفاق مال

رمضان کا بابرکت مہینہ شروع ہونے والا ہے۔ اس بابرکت مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے روزہ کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت ضعفِ پیری یا کسی اور دوسری حقیقی مجبوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے از روئے شریعت اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزہ کے عوض کھانا کھلا دیا جائے بلکہ یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔

سو میں اپنے معزز دوستوں کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا گذارش کروں گا۔ کہ ان میں سے جو احباب پسند فرمائیں کہ ان کی رقم سے کسی مستحق درویش کو روزہ رکھوا دیا جائے تو وہ فدیہ کی رقم قادیان ارسال فرمائیں اس طرح ان کی طرف سے ادائیگی فرض بھی ہو جائے گا۔ اور غریب درویشان کی ایک حد تک امداد بھی ہو جائے گی۔ فدیہ کے علاوہ رمضان شریف میں روزے رکھنے والوں کو اپنی اپنی استعداد کے مطابق سنّتِ نبوی صلعم پر عمل کرتے ہوئے صدقہ و خیرات کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ میں نے رمضان المبارک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ پس قرب الٰہی میں ترقی کے لئے احبابِ کرام کو اس نیکی کی طرف خاص نگاہ رکھنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس نیکی کے بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے اور رمضان المبارک کی بے پایاں برکات سے بڑھ چڑھ کر متمتع ہونے کی سعادت بخشے۔ آمین!

امیر جماعتِ احمدیہ قادیان

فارم اصل آمد

دفتر ہذا کی طرف سے موصی صاحبان کی خدمت میں فارم اصل آمد ہر موصی کو انفرادی طور پر بھجوائے جا رہے ہیں۔ براہ مہربانی یہ فارم جلد از جلد پُر کر کے موصی حضرات دفتر کو واپس ارسال فرمائیں۔ بعض موصیان کی طرف سے گذشتہ سالوں میں یہ فارم واپس نہیں آتے۔ ایسے موصی نوٹ فرمالیں کہ اگر ان کی وصیت پر کوئی زد آئی تو اس کی ذمہ داری دفتر پر نہ ہوگی۔

یاد رہے کہ اصل آمد معلوم کئے بغیر موصی کے کھاتے میں بجٹ درج نہیں کیا جا سکتا اور نہ حساب کو آخری شکل دی جا سکتی ہے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

درخواستہائے دعا

(۱) مکرمہ اعظم النساء صاحبہ زوجہ مکرم بشیر الدین صاحب ابن سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد مختلف عوارض سے بیمار ہیں۔ مختلف علاج بھی کرائے گئے ہیں۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ان کی صحت کے لئے جملہ احباب سے دعا کی درخواست ہے

(امیر جماعتِ احمدیہ قادیان)

(۲) مکرم صلاح الدین صاحب، آفیسر کمانڈنگ پولیس سروس میں تھانہ ترتول میں متعین ہیں۔ دینی و دنیوی ترقیات اور ہر شر سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ نیز والدین جو ضعیف ہیں ان کی صحت اور لمبی زندگی کے لئے بھی دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے والدین کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین

موصوف نے درویش فنڈ میں پانچ روپے ادا کئے ہیں۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)